مجله تحریک طالبان پاکستان
28
ذي الحجه ۱۴۴۵ ھ ق بمطابق جولائی ۲۰۲۴ء

ZIL HAJJAH 1445

# MUJALLAH 28

# TALIBAN

JULY 2024




جہاد پاکستان کے عروج کے اسباب

فلسطین اور پاکستانیوں کی فوج سے امید

تحریک طالبان پاکستان کے مسئول برائے نظامی کمیشن (جنوبی زون) مفتی مزاحم حفظہ اللہ کے ساتھ انٹرویو

https://umnews.net

# فہرست مضامین



اداریہ

# اور حافظ صاحب نے بھی ضروری سمجھ لیا

جب سے پاکستانی فوج نے امارت اسلامیہ کیخلاف امریکہ کو اڈے دینے کی صورت میں قدم اٹھایا ہے، تب سے اس کی عزت و وقار میں واضح فرق آیا ہے ایک وقت تھا کہ لوگ اس کو اسلامی اور اسلام کا محافظ فوج سمجھتی تھی مگر ان کے کردار اور مجاہدین پاکستان کی دعوت نے ثابت کردیا کہ اس طبقے کا ان چیزوں سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے

پھر جب سے مجاہدین پاکستان نے ان کیخلاف عملی جہاد شروع کیا اور ان کیخلاف دعوتی میدان میں بھی کام کیا تو اس سے انہیں مزید نقصان پہنچا اور رفتہ رفتہ یہ فوج اسلام مخالف، امریکہ و برطانیہ غلام اور غیروں کی کرنسی پر پلنے والی فوج بن کر سامنے آئی خیبر تا کراچی جب انہوں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو مختلف اوقات میں مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے آپریشنز کا اعلان کیا رب کا کرنا ایسا ہوا کہ ہر آپریشن میں باوجودیکہ مجاہدین شہید ہوئے اور ظاہری طور پر مجاہدین کو نقصان بھی پہنچایا گیا مگر اس فوج کے حرکات و سکنات اور جنگی جرائم نے قوم پر ان کی حقیقت کو آشکارا کردیا، نتیجتاً عزت و وقار ہاتھ سے گیا اور کئی سکینڈلز سامنے آئے

آپریشنز کے اس سلسلے میں ٹھیک دس سال قبل ملک گیر آپریشن ضرب عضب کا اعلان کیا گیا جس سے قوم کو یہ 'تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ اب ملک بھر سے دہشتگردی' کا خاتمہ ہوگا اور 'دہشتگردوں' کی کمر ٹوٹ جائے گی، اس لیے یہ آخری آپریشن کرنا ضروری ہے مسئلہ یہ تھا کہ اس سے صرف اس وقت کے آرمی چیف کا نام بنا، اگلے نے آکر کہا کہ ضرب عضب چونکہ ناکام ہے، اس لیے ردالفساد کا اعلان کرنا پڑے گا، وہ آپریشن بھی ختم ہوگیا

اب چونکہ حافظ صاحب کی باری ہے، تو وہ اپنی فراست کے مطابق اس نتیجے پر پہنچا کہ چونکہ گزشتہ آرمی چیفس نے آپریشنز کا اعلان کیا ہے، میں کیوں پیچھے رہوں؟ بند دروازوں کے پیچھے "عزم استحکام" کا اعلان کروایا جو قوم سمیت کچھ سیاسی لوگوں کی طرف سے بھی مردود ٹھہرا قوم دیکھ لے گی کہ یہ آرمی چیف بھی آسٹریلیا، دبئی یا فرانس چلا جائے گا، آپریشن بھی ختم ہوجائے گا، دوسرا آرمی چیف آئے گا آپریشن کا اعلان کرکے وہ بھی چلا جائے گا، مگر میدان میں جو رہا ہے اور رہے گا تو تحریک طالبان پاکستان کا سپاہی ہوگا اور تب تک رہے گا جب تک کہ اس میں سانس ہے یا پاکستان میں نظام الٰہی حاکم ہو وما ذالک علی اللہ بعزیز

# مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

قسط سوم

کاوش آصف رضا

۹ھ میں آنحضرت ﷺ کو خبر ملی کہ قیصر روم بڑے سازوسامان کے ساتھ عرب پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو تیاری کا حکم دیا اور جنگی اسباب وسامان کے لئے مال وزر صدقہ کرنے کی ترغیب دی، حضرت طلحہ نے اس موقع پر ایک بیش قرار رقم پیش کی اور بارگاہ رسالت ﷺ سے فیاض کا لقب حاصل کیا ۔ سرور کائنات ﷺ ایک طرف حملہ قیصر کے مدافعانہ اہتمام میں مصروف تھے، دوسری طرف منافقین جو ہمیشہ درپے تخریب رہتے تھے اس موقع پر بھی اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور مدینہ سے کچھ فاصلے پر سویلم یہودی کے مکان میں جمع ہوکر ان تدابیر پر غور کرتے تھے جن سے مسلمانوں میں بددلی پیدا ہو اور اس مہم میں شرکت سے انحراف کریں، آنحضرت ﷺ نے حضرت طلحہ کو اس خانہ برانداز جماعت کی تنبیہ پر مامور فرمایا ۔ انہوں نے چند آدمیوں کو ساتھ لیکر نہایت مستعدی کے ساتھ سویلم یہودی کے مکان کا محاصرہ کرلیا اور اس میں آگ لگادی، ضحاک بن خلیفہ نے مکان کی پشت سے کود کر حملہ کیا اور اس حالت میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے ساتھی اس کو مسلمانوں کے پنجہ اقتدار سے بچا کر لے بھاگے ۔

غرض تیس ہزار مجاہدین نہایت جاہ و جلال کے ساتھ رومیوں کے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے، تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی اس لئے وہاں چودہ دن قیام کرکے سب واپس آئے پھر ۱۰ھ میں رسول اللہ ﷺ نے آخری حج کیا، حضرت طلحہ ہمرکاب تھے حج سے واپس آنے کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ پیر کے دن آفتاب رسالت دنیا سے غروب ہوا حضرت طلحہ کو اس سانحہ کبریٰ سے جو صدمہ ہوا اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کے جس وقت سقیفہ بنی ساعدہ میں سادتو خلافت کا فیصلہ ہورہا تھا، اس وقت یہ کسی گوشہ تنہائی میں مصروف گر تھے

## عہد صدیقی :

سقیفہ بنی ساعدہ کی مجلس نے حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت پر اتفاق کیا، حضرت طلحہ نے بھی کچھ دنوں کے بعد بیعت کی اور مہمات امور میں رائے اور مشورے کے لحاظ سے جانشین رسول ﷺ کے ہمیشہ دست و بازو ثابت ہوئے، سوا دو برس کی خلافت کے بعد جب خلیفہ اول مرض الموت کے بستر پر تھے اور انہوں نے منصب کے لئے فاروق اعظم کو نامزد کیا تو حضرت طلحہ نے نہایت آزادی کے ساتھ حضرت ابوبکر سے جاکر کہا کے آپ کے موجود ہوتے ہوئے عمر کا ہم لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ تھا؟ اب وہ خود خلیفہ ہوں گے تو اللہ جانے کیا کریں گے؟ آپ اب اللہ کے ہاں جاتے ہیں، یہ سوچ لیجئے کہ اللہ کو کیا جواب دیجئے گا؟ حضرت ابوبکر نے کہا میں خدا سے کہوں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر اس شخص کو امیر کیا جو ان میں سب سے زیادہ اچھا تھا

## عہد فاروقی :

حضرت عمر کے متعلق حضرت طلحہ کی جو رائے تھی وہ کسی بغض و عداوت سے ملوث نہ تھی بلکہ اکثر صحابہ کی یہ رائے تھی کہ ان کا تشدد ناقابل تحمل ہوگا، لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے طرز عمل سے ثابت کردیا کہ وہ اس منصب عظیم کے لئے سب سے موزوں ہیں تو دفعتاً حضرت طلحہ کا خیال بھی بدل گیا اور مجلس شوریٰ کے ایک رکن کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ حضرت فاروق اعظم کی اعانت کی، اختلافی مسائل میں ساتھ دیا اور اہم امور میں نہایت مخلصانہ مشورے دیئے

ایک دفعہ عہد فاروقی میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ممالک مفتوحہ مجاہدین میں باہم تقسیم کردیئے جائیں اور ایک بڑی جماعت اس کی مؤید ہوگی، صرف حضرت عمر اور چند دوسرے صحابہ کو اس سے اختلاف تھا، تین دن تک بحث ہوتی رہی، حضرت طلحہ نے نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اس مسئلے میں حضرت عمر کی تائید کی، یہاں تک کہ ان ہی کی رائے پر آخری فیصلہ ہوا، اس طرح معرکہ نہاوند کے موقع پر ایرانی ٹڈی دل نے فاروق اعظم کو مشوش کردیا اور انہوں نے صحابہ سے اس کے متعلق مشورہ چاہا تو تو حضرت طلحہ نے کھڑے ہوکر کہا آپ ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں البتہ ہم لوگ تعمیل حکم کے لئے تیار ہیں

امیر المومنین فاروق اعظم نے ۲۳ھ میں دس برس کی خلافت کے بعد سفر آخرت کی تیاری کی اور عہد خلافت کے لئے چھ آدمیوں کا نام پیش کیا، ان میں حضرت طلحہ بھی تھے، لیکن انہوں نے نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ حضرت عثمان کو اپنے اوپر ترجیح دی اور ان کا نام اس منصب کے لئے پیش کیا، چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی کوشش اور حضرت طلحہ کی تائید سے وہی خلیفہ منتخب ہوئے

# محرم الحرام کا مہینہ! شرعی حیثیت، احکامات

مفتی محمد راشد ڈسکوی صاحب

نئے ہجری سال کی ابتدا مدینہ منورہ کی طرف ہجرتِ نبوی سے لے کر اب تک چودہ سو چھتیس سال کا عرصہ بیت چکا ہے، چودہ سو سینتیسواں سال شروع ہو چکا ہے۔ محرم الحرام اسلامی تقویم ہجری کا پہلا مہینہ ہے، کتنے ہی پڑھے لکھے، دیندار لوگ ایسے ہیں جنھیں اسلامی تقویم کا علم ہی نہیں، ان سے اسلامی مہینوں کے نام معلوم کر لیں وہ آپ کو نہیں سنا سکیں گے، ان سے روزانہ کی اسلامی تاریخ معلوم کی جائے تو وہ نہیں بتلا پائیں گے۔ جب کہ اس کے برخلاف شمسی تقویم، اس کے مہینوں کے نام اور تاریخ ہر کسی کو معلوم ہوتی ہے۔ کسی بھی دن کسی سے بھی پوچھ لیں کہ آج کیا تاریخ ہے؟ تو فوراً بتا دیں گے۔ جب شمسی سال کے پہلے مہینے جنوری کی ابتدا ہوتی ہے تو ''نیوائیر نائٹ'' پر وہ خوشیاں بھی مناتے ہیں، خوب ہلّہ غلّہ کرتے ہیں، گویا اس طریقے سے وہ نئے سال کا آغاز کرتے ہیں۔ اس مقام پر ہم نے غور و فکر یہ کرنا ہے کہ ''نیوائیر'' کی اس طرز پر ابتدا ہم نے کہاں سے لی؟! ہمارے لیے تو ''نیوائیر'' کی ابتدا محرم الحرام کے بابرکت مہینہ سے شروع ہوتی ہے، اور چونکہ ہم مسلمان زندگی گزارنے کے طور طریقوں کے معاملے میں مستقل ایک کامل تہذیب کے مالک ہیں، اس لیے ہمیں اپنی زندگی کی راہ و رسم میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلا کر بھکاری پن اختیار کرنا مسلمان کی مسلمانیت کے خلاف ہے، ہمیں کسی کے در پر جھکنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ہم تو خود ساری دنیا کو تہذیب و شائستگی کے آداب و طریقے سکھانے والے ہیں۔ نئے مہینے کے استقبال کا اسلامی طریقہ ''نئے سال'' کی ابتدا ہو یا ''نئے مہینے'' کی، شریعت میں جب بھی یہ (''نئے سال'' یا ''نئے مہینے'' کا) لفظ بولا جائے گا اس سے مراد اسلامی مہینہ ہی ہوگا، نہ کہ شمسی مہینہ۔ چنانچہ اس مہینے کی ابتدا کا مسنون طریقہ شریعت کی طرف سے صرف یہ سامنے آتا ہے کہ مہینے کے اختتام پر نئے مہینے کے چاند کو دیکھنے کا اہتمام کیا جائے، یہ عمل مسنون ہے اور جب چاند نظر آجائے تو نیا چاند دیکھنے کی دعا بھی پڑھی جائے، یہ بھی مسنون ہے۔ اس مسنون طریقے کے ہی اپنانے میں اور دعاؤں کا اہتمام کرنے میں برکت، حفاظت اور ثواب ہے۔ ہمیں فضول قسم کی رسومات اور خرافات سے بچتے ہوئے اسی کا اہتمام کر کے سچے مسلمان اور محب النبی ہونے کا ثبوت دینا چاہیے۔ امام ابن السنی نے مہینہ کی ابتدا کے بارے میں آپ کی سنت و عادت شریفہ کا یوں ذکر فرمایا ہے: "إن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان إذا رأی الهلالَ قال: "اللهم اجعله هلال یمنٍ و برکه۔" (عمل الیوم

**والليله لابن السنیؒ، ص:۵۹۶، رقم الحدیث:** ۶۴۱، مکتبۃ الشیخ، کراچی۔ ترجمہ: ''حضرت رسول اللہ جب پہلی رات کے چاند کو دیکھتے تو یوں دعا مانگتے: اے اللہ! ہمارے لیے اس چاند کو خیر و برکت والا بنادے۔'' ایک دوسری روایت میں اس وقت یہ دعا پڑھنے کا ذکر ہے: **"اَللّٰھم اھلہٗ علینا بالیُمْنِ والإیْمَانِ والسَّلامہ والإسلامِ، ربِّیْ وربُّکَ اللّٰہ"۔ (مسند اَحمد بن حنبل، مسند اَبی محمد طلحہ بن عبید اللّٰہ، رقم الحدیث: ۱۳۹۷، ج: ۲، ص: ۱۷۹، دارالحدیث، القاھرۃ)** ترجمہ: ''اے اللہ! اس پہلی رات کے چاند کو امن وسلامتی اور ایمان واسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، ''اے چاند! ''میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔'' ہمیں بھی مہینے کی ابتدا اُسی طرح کرنی چاہیے، جیسا کہ آپ کا طریقہ تھا، تاکہ برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں، چہ جائیکہ! ہم رسوم وبدعات سے ابتدا کریں۔ اسلامی کیلنڈر استعمال کرنے کی اہمیت دوسری بات یہ کہ ہمیں چاہیے ہم اسلامی تقویم ہجری کے استعمال کی عادت ڈالیں، اپنے روزمرہ کے استعمال میں اس تقویم کو سامنے رکھیں، اگرچہ! دوسری تقویمات، تاریخوں اور کیلنڈروں کا استعمال گناہ نہیں ہے، شرعاً اس کے اختیار کرنے میں بھی ممانعت نہیں ہے، لیکن شمسی تقویم کا ایسا استعمال کہ ہم اسلامی تقویم کو بالکلیہ بھلا ہی بیٹھیں، یہ کسی طرح درست نہیں، اس لیے کہ اسلامی تقویم ہجری کی حفاظت بھی مسلمانوں کا فرض ہے اوراس کے استعمال میں ثواب ہے جس سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔ نیز! اپنی شناخت اور اپنے امتیاز کو باقی رکھنا بھی ایک غیرت مند مسلمان کے لیے بڑی اہمیت رکھتا ہے، اس معاملے میں اس کی بہتر شکل یہ ہے ہم قمری تاریخ کے استعمال کو ترجیحی بنیادوں پر دوسری تقویم کے مقابلے میں استعمال کریں، خدا نخواستہ اگر سب مسلمان اسلامی تقویم ہجری کو چھوڑ بیٹھیں اور بھلا دیں تو سب کے سب اللہ کے ہاں مجرم ٹھہریں گے، اس لیے کہ اسلام کی بہت ساری عبادات کا تعلق وربط اسی تقویم کے ساتھ ہے، حضرت حکیم الأمت اپنی تفسیر ''بیان القرآن'' میں رقمطراز ہیں: ''... البتہ چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حسابِ قمری پر ہے، اس لیے اس کی حفاظت ''فرض علی الکفایہ'' ہے، پس اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنالیوے، جس سے حسابِ قمری ضائع ہوجاوے (تو) سب گنہگار ہوں گے اور اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا استعمال بھی مباح ہے،

لیکن خلافِ سنتِ سلف ضرور ہے اور حسابِ قمری کا برتنا بوجہ اُس کے فرض کفایہ ہونے کے لابُدّ افضل واحسن ہے۔'' (بیان القرآن، سورۃ التوبہ: ۳۶، ج: ۳، ص: ۱۳۱، مکتبہ رحمانیہ، لاہور) اسلامی سال کے اس پہلے مہینے کی اللہ کے ہاں بڑی قدر ہے، یہ عظمت والے مہینوں میں سے ہے، تاریخی روایات کے مطابق اس مہینے میں بہت سے عظیم الشان واقعات پیش آئے، احکامات کے اعتبار سے صحیح اور مستند احادیث سے جو امور سامنے آتے ہیں، وہ صرف دو ہیں: ماہِ محرم الحرام میں پہلا حکم اس ماہِ مبارک میں مطلقاً کسی بھی دن روزہ رکھنا رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ شمار ہوتا ہے، نیز! نو اور دس محرم یا دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھنا اور بھی زیادہ فضیلت کی چیز ہے، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث میں وارد ہے: **"اَفضل الصّیام بعد رمضان شہر اللّٰہ المحرم، واَفضل الصّلاۃ بعد الفریضہ صلوۃ اللیل"۔** (صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب فضل صوم المحرم، رقم الحدیث:

۲۰۲) ترجمہ : ''رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل اللہ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز(تہجد) ہے۔'' حضرت ابن عباس فرماتے ہیں : "حین صام رسول اللّٰہ یوم عاشوراء وأمر بصیامہٖ، قالوا: یا رسول اللّٰہ! إنہ یوم تُعظّمہ الیھود والنصاری؟ فقال رسول اللّٰہ: "فإذا کان العام المقبل إن شاء اللّٰہ صُمنا الیوم التاسع، قال: فلم یأت العام المقبل حتی توفی رسول اللّٰہ"۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب: أیّ یوم یصام فی عاشورائ؟ رقم الحدیث:۱۱۳۴،ج: ۲،ص:۷۹۷، دارالکتب العلمیہ)۔ ترجمہ : جب حضرت رسول اللہ نے عاشورا کے دن خود روزہ رکھا اور حضرات صحابہ کوروزہ رکھنے کا حکم فرمایا، تواِس پر حضرات صحابہ کرام نے عرض کیاکہ : اے اللہ کے رسول ! اس دن کی تویہود ونصاریٰ بھی تعظیم کرتے ہیں؟ (غالباً یہ عرض کرنا مقصود ہوگا کہ روزہ رکھ کر توہم نے بھی اس دن کی تعظیم کی، گویا ہم ایک عمل میں ان کی مشابہت اختیار کرنے لگے ) تواس پر آپ نے ارشاد فرمایا : ''اگراللہ نے چاہا تواگلے سال ہم نویں تاریخ کوبھی روزہ رکھیں گے''۔ (اس طرح سے مشابہت کاشبہ باقی نہیں رہے گا)حضرت ابن عباس فرماتے ہیں : کہ اگلاسال آنے سے پہلے ہی آپ کا وصال ہوگیا۔'' اسی وجہ سے فقہاء کرامؒ فرماتے ہیں : صرف عاشورا کا روزہ نہ رکھا جائے، بلکہ اس کے ساتھ ۹ یا ۱۱ ؍محرم کاروزہ بھی ملا لیا جائے، تاکہ یہود کے ساتھ مشابہت سے بچ سکیں، اس نبوی تعلیم سے یہ بات سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں کہ کسی کارِخیر میں بھی یہود سے مشابہت یا موافقت کو حضرت رسول اللہ نے پسند نہیں فرمایا؛ چہ جائیکہ ! دوسری عادات یا معاملات میں ان سے مشابہت کوقبول کرلیاجائے ! صحیح مسلم کی ہی ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش بھی زمانہ جاہلیت یمعاشورا کا روزہ رکھتے تھے : "عن عائشہ رضی اللّٰہ عنہا قالت: کانت قریش تصوم عاشوراء فی الجاھلیہ، وکان رسول اللّٰہ یصومہ ، فلما ھاجر إلی المدینہ صامہ وأمر بصیامہ، فلما فرض شھر رمضان، قال: من شاء صامہ ومن شاء ترکہ"۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم عاشورا، رقم الحدیث:۱۱۲۵،ج: ۲،ص:۷۹۲، دارالکتب العلمیۃ) ترجمہ : ''حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیکہ زمانہ جاہلیت میں قریش روزہ رکھتے تھے اورجناب رسول اللہ بھی روزہ رکھتے تھے، جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو وہاں بھی عاشوراء کاروزہ رکھا اورحضرات صحابہ کرام کوبھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا، پھر جب ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی فرضیت کا حکم آیا توآپ نے لوگوں کواختیار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا : ''جوچاہے عاشورا کاروزہ رکھے، جوچاہے نہ رکھے''۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہواکہ ہجرت سے قبل بھی حضور کی اپنی عادت شریفہ روزہ رکھنے کی تھی اورہجرت کے بعد دوسروں کو بھی تاکید فرمائی تھی۔ ماہِ محرم الحرام میں دوسرا حکم عاشورا کے دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے یا کسی بھی اعتبار سے وسعت کرنا،اس کی خاص فضیلت وارد ہے؛چنانچہ حضرت ابن مسعود، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ اورحضرت جابر سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا : "من وسَّع علی عیالہٖ فی یوم عاشورائ، وسع اللّٰہ علیہ السنۃ کلھا"۔ (شعب الإیمان للبیھقی، کتاب الصیام، صوم التاسع والعاشر، ج: ۳،ص:۳۶۵) ترجمہ : ''جو شخص عاشورا کے دن

اپنے گھروالوں پر خرچ کرنے میں وسعت وفراخی کرے گا، اللہ تعالیٰ سارا سال اس پر (رزق میں) وسعت فرمائے گا۔''

اگرچہ اس حدیث کی اسنادی حیثیت پر کلام ہے، مگر محدثین کی تصریحات کے مطابق ایسی روایات جو مختلف طرق سے مروی ہوں، ان کی مختلف اسناد کی وجہ سے ان میں قوت پیدا ہوجاتی ہے، اس لیے اس کو فضائل میں بیان کرنے پر کوئی بڑا اشکال باقی نہیں رہتا۔ امام بیہقی اس مضمون کی روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''ھذہ الأسانید وإن كانت ضعيفة، فهى إذا ضم بعضها إلى بعض، أخذت قوة، واللّٰه أعلم''۔ (شعب الإيمان للبيهقى، كتاب الصيام، صوم التاسع والعاشر، ج: ۳، ص: ۳۶۵) ترجمہ: ''اگرچہ ان روایات کی سندوں میں ضعف ہے، لیکن ان میں مجموعی طور پر اتنی بات ضرور پائی جاتی ہے کہ ان اسانید کو ملا لیا جائے تو قوت کی شکل بن جاتی ہے۔''

محرم الحرام میں سوگ کرنے کا حکم

ایک اور چیز جس کا رواج عام طور پر بہت زیادہ ہوچکا ہے کہ یہ مہینہ غم کا مہینہ ہے، اس مہینے میں خوشی نہیں منانی چاہیے، کیوں؟! اس لیے کہ اس مہینے میں نواسۂ رسول حضرت حسین اور ان کے خاندان کے چھوٹوں اور بڑوں کو ظالمانہ طور پر نہایت بے دردی سے شہید کر دیا گیا، ان کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کے لیے غم منانا، سوگ کرنا اور ہر خوشی والے کام سے گریز کرنا ضروری ہے، سوچنا تو یہ ہے کہ ہمیں اس بارے میں شریعت کی طرف سے کیا راہنمائی ملتی ہے؟؟!! اس بارے میں سب سے پہلے علامہ ابن کثیر کا ایک قول ملاحظہ کرتے ہیں: 'فكل مسلمٍ ينبغى له أن يُحزنهٗ هذا الذى وقع من قتله رضى اللّٰه عنه، فإنه من سادات المسلمين وعلماء الصحابةؓ، وابن بنت رسول اللّٰه التى هى أفضل بناته، وقد كان عابداً وشجاعاً وسخيا ۔۔۔۔۔۔ وقد كان أبوه أفضل منه، وهم لا يتخذون مقتله مأتَماً كيوم مقتل الحسينؓ، فإن أباه قتل يوم الجمعة وهو خارج إلى صلاة الفجر فى السابع عشر من رمضان سنة أربعين، وكذالك عثمانؓ كان أفضل من علىؓ عند أهل السنة والجماعة، وقد قتل وهو محصور فى دارهٖ فى أيام التشريق من شهر ذى الحجة سنة ست وثلاثين، وقد ذُبح من الوريد إلى الوريد، ولم يتخذِ الناسُ يوم مقتله مأتمًا، وكذالك عمرؓ بن الخطاب، وهو أفضل من عثمانؓ وعلىؓ، قتل وهو قائم يصلى فى المحراب صلاة الفجر، وهو يقرأ القرآن، ولم يتخذ الناس يوم مقتله مأتما، ورسول اللّٰه ﷺ سيد ولد آدم فى الدنيا والآخرة، وقد قبضه اللّٰه إليه كما مات الأنبياء قبله، ولم يتخذِ أحد يوم موتهٖ مأتما''۔ (البداية والنهاية، سنة إحدى وستين، فصل: فى الإخبار بمقتل الحسين بن على رضى الله عنه، ج: ۱۱، ص: ۵۷۹، دار الهجر للطباعة والنشر والتوزيع) ''ہر مسلمان کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس کو حضرت حسین کی شہادت کا واقعہ غمگین کر دے، اس لیے کہ وہ مسلمانوں کے سردار اور اہلِ علم صحابہ میں سے تھے۔ آپ جناب رسول اللہ کی سب سے افضل لختِ جگر کے بیٹے یعنی آپ کے نواسے تھے، آپ عبادت کرنے والے، بڑے بہادر اور بہت زیادہ سخی تھے۔ آپ کے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ) آپ سے زیادہ افضل تھے، اُن کو چالیس ہجری سترہ رمضان جمعہ کے دن جب کہ وہ اپنے گھر سے نمازِ فجر کے لیے تشریف لے جا رہے تھے ‘شہید کر دیا گیا، اسی طرح حضرت عثمان غنی اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے افضل ہیں، جنہیں چھیالیس ہجری عید الاضحی کے بعد انہی کے گھر میں شہید کر دیا گیا، لیکن لوگوں نے ان کے قتل کے دن کو بھی اس طرح ماتم نہیں کیا، اسی طرح حضرت عمر بن خطاب ان دونوں حضرات

(حضرت عثمان اور حضرت علی) سے افضل ہیں، جن کو مسجد کے محراب میں نماز کی حالت میں جب کہ وہ قراءت کر رہے تھے ’شہید کر دیا گیا‘، لیکن ان کے قتل کے دن بھی اس طرح ماتم نہیں کیا جاتا، اور جناب نبی اکرم جو دنیا و آخرت میں بنی آدم کے سردار ہیں، ان کی وفات کے دن کو بھی کسی نے ماتم کا دن قرار نہیں دیا۔ ’’اس قول کو ملاحظہ کرنے کے بعد یہ سمجھنا چاہیے کہ ’’شہادت‘‘ کا مرتبہ خوشی کا ہے یا غم اور سوگ کا؟؟!! تعلیماتِ نبویہ سے تو یہ سبق ملتا ہے کہ شہادت کا حصول تو بے انتہا سعادت کی بات ہے: حضرت فاروقِ اعظم کا شوقِ شہادت یہی وجہ تھی حضرت عمر فاروق مستقل حصولِ شہادت کی دعا مانگا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل مدینہ، باب کراہیۃ النبی أن تعری المدینۃ، رقم الحدیث: ۱۸۹۰، ج: ۳، ص: ۲۳، دار طوق النجاۃ) حضرت خالد بن ولید کا شوقِ شہادت حضرت خالد بن ولید جنہیںبارگاہِ رسالت سے سیف اللہ کا خطاب ملا تھا، وہ ساری زندگی شہادت کے حصول کی تڑپ لیے ہوئے قتال فی سبیل اللہ میں مصروف رہے، لیکن اللہ کی شان انہیں شہادت نہ مل سکی، تو جب ان کی وفات کا وقت آیا تو پھوٹ پھوٹ کے رو پڑے کہ میں آج بستر پر پڑا ہوا اونٹ کے مرنے کی طرح اپنی موت کا منتظر ہوں۔ (البدایہ والنہایہ، سنۃ احدی وعشرین، ذکر من توفی احدی وعشرین، ج: ۷، ص: ۱۱۴، مکتبۃ المعارف، بیروت) جناب رسول اللہ کا شوق شہادت شہادت تو ایسی عظیم سعادت اور دولت ہے، جس کی تمنا خود جناب رسول اللہ نے اپنے لیے کی اور امت کو بھی اس کی ترغیب دی، حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے جس میں حضور نے ارشاد فرمایا: ’’میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں، پھر شہید کر دیا جاؤں، (پھر مجھے زندہ کر دیا جائے) پھر میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں (پھر مجھے زندہ کر دیا جائے۔ پھر میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور پھر شہید کر دیا جاؤں‘‘۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجھاد والخروج فی سبیل اللہ، رقم الحدیث: ۴۹۶۷) الغرض یہاں تو صرف یہ دکھلانا

مقصود ہے کہ شہادت تو ایسی نعمت ہے جس کے حصول کی شدت سے تمنا کی جاتی تھی، یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر افسوس اور غم منایا جائے، اگر اس عمل کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر ہمیں بتلایا جائے کہ پورے سال کا ایسا کون سا دن ہے جس میں کسی نہ کسی صحابیِ رسول کی شہادت نہ ہوئی ہو، کتب تاریخ اور سیر کو دیکھ لیا جائے، ہر دن میں کسی نہ کسی کی شہادت مل جائے گی، جس کا مقتضا یہ ہے کہ اس دن کو اظہارِ غم اور افسوس بنایا جائے، نیز! اس بات کو بھی دیکھا جائے کہ جناب رسول اللہ کی حیاتِ طیبہ میں بھی تو کئی عظیم اور نبی کی محبوب شخصیات کو شہادت ملی، لیکن کیا ہمارے پیارے نبی نے بھی ان کی شہادت کے دن کو اس طرح منایا؟؟!! نہیں! بالکل نہیں! تو پھر کیا ہم اپنے نبی سے زیادہ غم محسوس کرنے والے ہیں؟؟!! خدارا! ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اس قسم کی رسومات اور فضول اعمال سے بچنے کی مکمل کوشش کریں۔ محرم الحرام میں شادی کرنے کا حکم اوپر ذکر کی گئی تفصیل کے مطابق اس ماہِ مبارک میں سوگ کرنا بالکلیہ بے اصل اور دین کے نام پر دین میں زیادتی ہے، جس کا ترک لازم ہے، لہٰذا جب سوگ جائز نہیں ہے تو پھر شرعاً اس مہینے میں شادی کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، بلکہ عجیب بات تو یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حضرت فاطمۃ الزہراء سے شادی اسی ماہِ مبارک میں ہوئی۔ ملاحظہ ہو: تاریخ مدینۃ الدمشق لابن عساکر، باب ذکر بنیہ وبناتہ علیہ الصلاۃ والسلام

وأزواجه، ج: ۳، ص:۱۲۸، دار الفکر۔ تاریخ الرسل والملوک للطبری، ذکر ما کان من الأمور فی السنة الثانیة، غزوة ذات العشیرة، ج:۲، ص:۴۱۰، دار المعارف بمصر) اس مہینے میں شادی نہ ہونے کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اس مہینے میں نحوست ہے، جب کہ شرعاً یہ بات بالکل بے اصل اور بے بنیاد ہے، بلکہ یہ عقیدہ یا ذہن رکھنا ہی گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی دن یا زمانے میں کسی قسم کی نحوست نہیں رکھی گئی۔ اکابرین مفتیانِ عظام کے فتاویٰ میں اس کی تصریحات موجود ہیں، ذیل میں فتاویٰ رحیمیہ سے اسی مسئلے کا جواب نقل کیا جاتا ہے: ’’(الجواب): ماہ محرم کو ماتم اور سوگ کا مہینہ قرار دینا جائز نہیں، حدیث میں ہے کہ عورتوں کو ان کے خویش واقارب کی وفات پر تین دن ماتم اور سوگ کرنے کی اجازت ہے اور اپنے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منانا ضروری ہے، دوسرا کسی کی وفات پر تین دن سے زائد سوگ منانا جائز نہیں، حرام ہے، آنحضرت کا فرمان ہے: ” لا یحل لامرأة تؤمن باللّٰه والیوم الآخر أن تحد علی میت فوق ثلٰث لیال إلا علٰی زوج أربعة أشهر وعشراً۔“ (بخاری، باب: تحد المتوفی عنها أربعة أشهر وعشراً إلخ، ص: ۸۰۳، ج:۲) ترجمہ: ’’جو عورت خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھے، اس کے لیے جائز نہیں کہ کسی کی موت پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر اس سے مستثنیٰ ہے کہ اس کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔‘‘ ماہِ مبارک محرم میں شادی وغیرہ کرنا نامبارک اور ناجائز سمجھنا سخت گناہ اور اہل سنت کے عقیدے کے خلاف ہے۔ اسلام نے جن چیزوں کو حلال اور جائز قرار دیا ہو، اعتقاداً یا عملاً ان کو ناجائز اور حرام سمجھنے میں ایمان کا خطرہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خوب احتیاط برتیں، ان رسومات سے علیحدہ رہیں، اس لیے کہ ان میں شرکت حرام ہے۔ ’’مالابد منہ‘‘ میں ہے: ’’مسلم ترا التشبہ بہ کفار وفساق حرام است۔‘‘ یعنی: ’’مسلمانوں کو کفار وفساق کی مشابہت اختیار کرنی حرام ہے۔‘‘ (ص: ۱۳۱) ماہ مبارک میں شادی وغیرہ کے بارے میں دیوبندی اور بریلوی میں اختلاف بھی نہیں ہے۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا فتویٰ پڑھیے: ’’(سوال) بعض سنی جماعت عشرۂ محرم میں نہ تو دن بھر میں روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔ ۲: ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے۔ ۳: ماہِ محرم میں کوئی بیاہ شادی نہیں کرتے، اس کا کیا حکم ہے؟ (الجواب) تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔‘‘ (احکام شریعت، ص: ۹۰، ج: ۱) فقط واللہ اعلم بالصواب۔‘‘ (فتاویٰ رحیمیہ، کتاب البدعة والسنة، ج: ۲، ص: ۱۱۵، دارالاشاعت، کراچی) اسی طرح فتاویٰ حقانیہ (کتاب البدعة والرسوم، محرم الحرام میں شادی کرنے کا حکم؟ ج: ۲، ص: ۹۶، جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک) میں بھی موجود ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر طرح کے منکرات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور افراط وتفریط سے بچتے ہوئے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے، آمین۔



# اخلاق مجاہد (اخلاص) شیخ ابو محمد

کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے بندہ مومن کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی نیت کو درست کرلے اور اس مشن کے لیے اپنے آپ کو خالص کرلے ۔ اپنے قلب و ذہن کو اپنے مقصد پر مرکوز کرلینا اور ماسوا فوائد و نقصانات سے اپنے آپ کو بے نیاز کرلینا ہی اخلاص ہے ۔ اخلاص کسی بھی عبادت کی بنیاد ہے ۔ یہ کسی بھی تحریک کی اساس ہے ۔ اگر اخلاص نا ہو تو عبادت اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتی اور کوئی بھی تحریک فساد و بگاڑ میں مبتلا ہوسکتی ہے ۔ انسان کے اندر جب اخلاص ہوتا ہے تو اسکی وجہ سے اور بھی بہت ساری نیک صفات انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں ۔ انسان شخصیت پرستی اور تنظیم پرستی سے محفوظ ہوجاتا ہے ۔ کیونکہ وہ جو کررہا ہوتا ہے وہ ایک اللہ کے لیے کررہا ہوتا ہے ۔ اس کے اندر کسی قسم کی لالچ اور طمع نہیں ہوتی ۔ اس کے اندر چاپلوسی کے جراثیم نہیں ہوتے ۔ اسے جو کام ملتا ہے وہ اسے بخوشی ادا کرتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کررہا ہوتا ہے ۔ اخلاص کسی بھی تحریک کے کارکن کا بنیادی زیور ہے ۔ اخلاص ایک ایسی قیمتی متاع اور دولت ہے جو اللہ تعالیٰ سے رو رو کر ، گڑ گڑا ، گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے مانگی جانے والی چیز ہے ۔ انسان دنیا کی نظروں سے چھپ کر ، کسی غار و جنگل میں بھی اللہ کی عبادت کرے تو وہ اپنے اخلاص کی ضمانت نہیں دے سکتا تو دنیا والوں میں رہتے ہوئے ، اس مادہ پرستی کے عالَم میں بھلا ہم کیسے اپنے اخلاص پر مطمئن ہوسکتے ہیں ۔ اسی لیے دوستو! ہر لمحے ہر گھڑی اللہ تعالیٰ سے اخلاص مانگتے رہو ، اللہ تعالیٰ سے اپنی نیت کی درستگی مانگتے رہو ، اللہ تعالیٰ سے اپنے نیک ارادوں پر استقامت مانگتے رہو ۔ کیونکہ ذرا سی بھی ریاکاری یا اخلاص کی کمی ہماری عبادتوں کو ضائع کرسکتی ہے ، ہماری تحریک کو پسپاں کرسکتی ہے ، ہمارے جہاد کو بکھیر سکتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے

" وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (سورۃ البینۃ)

ترجمہ : اور ان لوگوں کو یہی تو حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے ۔

دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم عنایت فرمایا ہے کہ ہم پورے اخلاص کے ساتھ اپنے دین پر کاربند ہوجائیں ۔

اسی طرح ایک بار جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ہے جو اپنی عصبیت / قومیت میں لڑتا ہے ، ایک بندہ ہے جو زمین کے ٹکڑے کے لیے لڑتا ہے ، ایک شخص ہے جو اپنی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے ، اسی طرح ایک شخص دکھاوے کے لیے لڑتا ہے تو کون ہے جو اللہ کے راستے میں ہے ؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب دیا وہ ہمیں اخلاص کا مفہوم سمجھانے کے لیے کافی ہے ۔

فرمایا : جو کوئی اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے درحقیقت وہی اللہ کے راستے میں ہے ۔

(خلاصہ حدیث ، بخاری و مسلم)

دوستوں ! اس سے ہمیں پتا چلا کہ درحقیقت اللہ کے راستے میں وہی ہے جو اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے لڑرہا ہے ۔ جو کسی قبیلہ ، زبان ، قوم ، زمین ، بدلہ وانتقام وغیرہ کے لیے لڑرہا ہے تو وہ اسی کے ضمن میں اٹھایا جائے گا ۔ اللہ کے راستے میں لڑنے والوں کی صفوں میں اسکا کوئی حصہ نہیں ہوگا ۔ لہذا اپنے اخلاص کی حفاظت کریں ، اپنے دین کی حفاظت کریں ۔ اللہ ہم سب کو اخلاص عطا کرے ، آمین ۔

# عزم استحکام کا ڈرامہ

عبدالرحمٰن

اردو میں ایک کہاوت ہے ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' جس کا مطلب یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ اپنی غلطی اور جھنجھلاہٹ میں دوسروں پر غصہ نکالنا یا غصے میں الٹی پلٹی حرکتیں کرنا۔ آج کل حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کی مثال اسی بلی کی سی ہوگئی ہے۔ حالات کنٹرول نہیں ہورہے، ٹی ٹی پی دن بدن مضبوط ہورہی ہے۔ معاشی استحکام کا کوئی پتہ نہیں چل رہا، سیاسی استحکام کی تو بات نہ کریں اور ایسے میں آپریشن ''عزم استحکام'' کا شوشہ چھوڑ دیا گیا۔

کٹھ پتلی حکومت شاید کسی خوش فہمی میں تھی کہ اس آپریشن سے پاکستان سے مجاہدین کا خاتمہ ہوجائے گا لیکن اس کا الٹا ہی اثر ہوا۔ ن لیگ اور پیپلزپارٹی کے سوا سب نے اس آپریشن کی حمایت سے انکار کردیا، مولانا فضل الرحمان نے سخت درعمل دیا۔ تحریک انصاف نے بھی مخالفت کردی بلکہ تحریک انصاف کی ایک خاتون رکن قومی اسمبلی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ آپریشن امریکہ کے کہنے پر ہورہا ہے جس کی شہباز شریف کو مستقل وضاحت بھی دینا پڑی۔ قومی اسمبلی میں مختلف ارکان اسمبلی نے اس آپریشن کے فیصلے کے خلاف احتجاج کیا۔ خوددار قبائل نے بھی اس پر سخت رد عمل کا مظاہرہ کیا۔ جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق نے بھی آپریشن کی مخالفت کی۔ پختونخوا کے وزیراعلی نے اس آپریشن کے خلاف آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کیا ہے اور سب سے زبردست رد عمل تو ٹی ٹی پی کی طرف سے آیا

ترجمان ٹی ٹی پی کے اعلامیے میں لکھا گیا۔ ''پاکستانی عوام اب الحمدللہ ان کی اصلیت جان چکے ہیں ان کے یہ نام نہاد آپریشنز ان کے اپنے گلے پڑجائیں گے۔ ان شاءاللہ۔ اور تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین سیکیورٹی اداروں کی طرف سے کیے گئے ہر قسم کے آپریشن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں اور اسکا بھرپور جواب دینے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ الحمدللہ۔

یہ سب دیکھ کر حکومت اور اسٹیبلشمنٹ نے عزت بچانے کے لیے اگلے ہی دن یوٹرن لیتے ہوئے خواجہ آصف اور دیگر لوگوں کے ذریعے بیان دلوادئے کہ یہ آپریشن ضرب عضب اور ردالفساد کی طرح نہیں ہے بلکہ پہلے سے جاری سرگرمیوں میں تیزی لانے کے لیے اسے آپریشن کا نام دیا گیا۔ جو بھی ہو، حکومت، اسٹیبلشمنٹ اور فوجی جرنیلوں کو اب معلوم ہوگیا ہے کہ اب قوم کو دھوکے میں رکھنا ممکن نہیں ہے اور آپریشن کے ذریعے لوٹ مار اور بیرونی فنڈ حاصل کرنا آسان نہیں رہا۔

پاکستانی عوام کو اب ان دھوکوں سے باہر نکلنا ہوگا جو پچھلے ۷۷ سال سے سیاست دان اور فوجی حکمران دیتے آئے ہیں۔ عوام کو افغان طالبان سے سبق لینا ہوگا۔ آج ہر معاملے میں وہ ہم سے آگے جارہے ہیں انکی معیشت ہم سے چارگنا بہتر ہوچکی ہے اور ان کی حکمرانی میں افغانستان ترقی کررہا ہے۔ وہاں کوئی سیاسی اجارہ داری نہیں، کوئی خاندانی اجارہ داری نہیں بلکہ دین دار لوگوں کی حکومت ہے جو صرف عوام کی خدمت اور بھلائی کے لیے کوشاں ہے۔

# پاکستان کی حالت بدتر کرنے والے کون؟

عبداللہ مجاہد

پاکستان اس وقت بدترین حالات کا شکار ہے،
اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ پاکستان کو اس حال تک پہنچانے والے آج بھی حکومتی عہدوں پر براجمان ہیں اور لوٹ کھسوٹ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے سکینڈلز منظر عام پر آرہے ہیں، ایک طرف دبئی میں کھربوں کی جائیدادیں نکل رہی ہیں تو دوسری طرف گندم کی پیداوار آنے سے چند ہفتے قبل لاکھوں ٹن گندم خرید لی جاتی ہے اور پاکستان کے کسانوں کا بدترین معاشی استحصال کیا جاتا ہے۔
حیران کن بات یہ ہے کہ کسی بھی حکومتی عہدہ دار کو اس معاملے پر سزا نہیں ملی، اور ملتی بھی کیسے؟ سب نے اپنا اپنا کمیشن جو کھالیا ہے۔
جمہوریت کے نام پر جو تماشہ کیا گیا وہ کس نے نہیں دیکھا؟ مرضی کی حکومت بنا کر کٹھ پتلی سیاست دانوں کو بڑے بڑے عہدے دیے گئے اور ان سب لوگوں کو نوازا گیا جن کی واحد خصوصیت غلامی اور وفاداری ہے۔ وفادار غلاموں سے بدترین داخلی و خارجی امور سے متعلق فیصلے کروائے گئے جن میں افغان مہاجرین کو بے دخل کر کے اسلامی ملک سے تعلقات خراب کیے گئے اور مسلمانوں کے آپس میں تعلقات خراب کرنے کی ناپاک سازش کی گئی۔ نا صرف افغان بھائیوں کو ناراض کیا گیا بلکہ بلوچستان اور قبائلی علاقوں میں رہنے والوں کو بھی ذلیل خوار کیا گیا۔ چمن کے لوگ کئی مہینوں سے سرحدی پابندیوں کے خلاف احتجاج جاری رکھے ہوئے ہیں۔
چند دن قبل ایک خبر یہ بھی سنی ہے کہ قبائلی سرداروں کا ایک جرگہ ترقیاتی فنڈ کے سلسلے میں اسلام آباد آیا ہوا ہے۔ فوج نے آپریشن وغیرہ کی آڑ میں جو مکانات تباہ کیے تھے ان کی ادائیگی کا وعدہ کیا گیا مگر اپنی فطرت کے مطابق قبائل کے ساتھ دھوکہ کیا گیا اور واجبات ادا نہیں کیے گئے۔
قیام پاکستان سے لے کر آج تک تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں۔ جنھوں نے پاکستان کو لوٹا، پاکستان کو توڑا، پاکستان کو مقروض کیا، پاکستان کو امریکہ اور مغرب کا غلام بنایا انہی کے اولادیں، انہی کے پیرو کار، انہی کے خاندان ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بنے ہوئے ہیں اور بڑی چالاکی سے باری باری حکومت کر رہے ہیں اور ان سے چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی مگر یہ کہ ان ظالموں کے خلاف اٹھ کھڑے ہو کر حقیقی جدوجہد کی جائے۔

پاکستان کا حال تو آپ پڑھ چکے اب ذرا تحریک طالبان کا حال بھی پڑھ لیں۔ جب سے ٹی ٹی پی بنی ہے نہ صرف اس کی مقبولیت بلکہ اس کی افرادی قوت میں اضافہ ہورہا ہے۔ روز بروز اسلام پسند پاکستانی نوجوان اور مجاہدین اس میں شامل ہورہے ہیں۔ مکار اور غلام دشمن جنگ کے میدان میں ٹی ٹی پی کو ختم نہیں کرسکا اب پروپیگنڈا کے ذریعے ٹی ٹی پی کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کبھی علمائے کرام کو قتل کر کے الزام ٹی ٹی پی پر لگایا جاتا ہے تو کبھی صحافیوں کو قتل کر کے ٹی ٹی پی کے نام سے جعلی اعلامیہ جاری کر دیا جاتا ہے لیکن اس کا فائدہ بھی ٹی ٹی پی کو ہورہا ہے۔ ایسے ہر پروپیگنڈے کا جواب عمر میڈیا بھرپور طریقے سے دے رہا ہے۔ اور نا صرف خفیہ ایجنسیوں کی سازشوں اور مکاریوں کو عیاں کر رہا ہے بلکہ صحافیوں اور علمائے کرام میں اپنی اہمیت اور مقبولیت بھی بڑھا رہا ہے۔ فوج اور اس کی ایجنسیوں کے چہرے سے معصومیت اور حب الوطنی کا نقاب اتر چکا ہے۔ ہر غیرت مند پاکستانی آج فوج کے مظالم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔
یہاں تک کے بعض ججوں نے بھی مداخلت کے خلاف اپنے خطوط کے ذریعے آواز اٹھائی ہے۔

وہ وقت دور نہیں جب پاکستانی جوان و علمائے کرام حق کے لیے اٹھ کھڑے ہونگے اور حقیقی جدوجہد کے ذریعے اٹھ کھڑے ہونگے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنانے کا مشن پورا کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

# جہادِ پاکستان کے عروج کے اسباب

فقیر سیف اللہ

اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر ہر حال میں حق اور اہلِ حق کو غالب فرماتے ہیں، آج سے تقریباً دو دہائی قبل پاکستان میں جہاد شروع ہوا، اس وقت سے لیکر آج تک جہاد الحمد للہ جاری ہے، درمیان میں اہلِ جہاد نے کئی نشیب وفراز دیکھے، مشکلات بھی آئیں، تکلیفیں، قید وبند، شہادتیں، ہجرتیں، غداریاں، لا تعداد دشمن اور معلوم نہیں کیا کیا اور کیسے کیسے؟... جہادِ پاکستان بیش بہا قربانیوں کی داستان ہے جو "تحریک طالبان پاکستان" نام سے شروع ہوئی اور اب ایک تاریخ کی سی حیثیت رکھتی ہے

آج الحمد للہ جہادِ پاکستان منظم انداز سے ملک بھر میں جاری ہے اور روزانہ کاروائیوں کی تعداد میں اضافہ ہی دیکھنے میں نظر آ رہا ہے اور دشمن کو مسلسل شکست اور نقصان کا سامنا ہے اس عروج، برکت اور جہاد میں تیزی کے اسباب کیا ہیں؟ آج ایک مختصر سی نظر انہی اسباب پر ڈالتے ہیں اس نیت سے کہ بعد کی تنظیمیں، تحریکیں اور جماعتیں اس سے فوائد، سبق اور نصیحت حاصل کر سکیں میڈیا اور مجالس میں کئی لوگ اس عروج کے بعض اسباب پر بحث مباحثہ کرتے ہیں اور مختلف اسباب بھی بتلاتے ہیں اس موضوع پر بندہ کی تحقیق وجستجو بھی ملاحظہ ہو

### ۱- حق پر ہونا :

جہاں تک اس فقیر کی ناقص رائے کا تعلق ہے اس میں تحریک کی تیزی کا تعلق اس کا حق پر ہونا ہے، کیونکہ تحریک شروع ہی ظلم وجبر کے خلاف ہے اور مقصد تھا کہ ایک باطل نظام کو ختم کرکے اسلام کا پاکیزہ نظام نافذ کیا جائے چنانچہ مجاہدین کے خلاف پاکستانی فورسز نے کئی ملکوں کے تعاون سے فوجی طاقت کا استعمال کیا اور کئی ماہ جاری رہنے والے مسلسل آپریشنز بھی کیے، جبکہ مدمقابل مجاہدین کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں تھے اور نا ہی جدید ہتھیار زیادہ تھے، صرف ایمان بنیاد اور توکل ہی مجاہدین کا کل اثاثہ تھا فورسز کے پے در پے آپریشنز کے بعد مجاہدین کی طاقت کافی علاقوں میں پھیل گئی اور مختلف علاقوں میں ہجرت پر مجبور ہوگئے مگر آج الحمد للہ مجاہدین پہلے سے زیادہ منظم ہیں اور اپنا ایک وسیع نظام رکھتے ہیں یہ تبدیلی بلکہ دوبارہ بحالی صرف حق پر ہونے کی وجہ سے اور اللہ جل شانہ کی نصرت کی وجہ سے ہو سکتی ہے اس کے علاوہ نہیں کوئی ایسی وجہ سمجھ میں نہیں آتی جس کو بنیادی سبب مانا جائے

### ۲۔ منہج اور فکر و نظریہ :

تحریک طالبان پاکستان جو نظریہ، فکر اور سوچ لے کر اٹھی اگر چہ وہ حق و اعتدال پر مبنی نظریہ تھا اور ہے مگر دشمن نے میڈیا کے ذریعے عوام تک مجاہدین کا منفی اور حقیقت سے دور پیغام پہنچایا اور مجاہدین کے نظریہ و سوچ کو بلکل خلط ملط کر کے اسے عوام و علماء کے سامنے پیش کیا چنانچہ لاعلمی کی بنیاد پر اور پروپیگنڈہ سے متاثر افراد نے تحریک کی مخالفت کی اور بعض نے حکومت کے ڈر کی وجہ سے مخالفت کی بعد ازاں مجاہدین جب نصرت الٰہی سے کچھ وسائل سے مالا مال ہوئے اور اپنا پیغام براہ راست علماء و عوام الناس تک پہنچانے کے قابل ہوئے تو وہی لوگ جو کل تک مخالف تھے آج الحمد للہ تحریک کے زبردست حامی ہیں عوام الناس اب مجاہدین کے خدمت گزار اور علماء کرام مجاہدین کے حق میں بیان اور حکومت کے خلاف کلمہ حق کہ رہے ہیں یہ سب اعتدال پر مبنی اہلسنت والجماعت کا موقف تھا جو کہ الحمد للہ کامیاب ہوا اور مزید اس میں ترقی ہو رہی ہے اور علماء و عوام نے اس نظریہ کو قبول کیا ہے

### ۳۔ فکر وحدتِ مجاہدین

جہادِ پاکستان میں مصروف عمل بعض حضرات کا درد مندانہ موقف تھا کہ جہادِ پاکستان میں مصروف سب مجموعات ایک

جماعت یعنی تحریک طالبان میں شامل ہو کر ایک امیر کے تحت کام کریں، چنانچہ کوششیں شروع ہوئیں اور زبردست محنت کی گئی تب مخلصین کا درد بھرا اخلاص رنگ لایا اور کچھ ہی عرصے میں وہ طاقت جو پاکستان بھر میں منتشر تھی اب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے لگی اور مختلف گروپس تحریک طالبان میں شامل ہو کر امیر محترم ابو منصور عاصم مفتی نور ولی محسود حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعتِ ہجرت و جہاد کرنے لگے چنانچہ "ید اللہ علی الجماعۃ اور الجماعۃ رحمۃ" وغیرہ جیسی احادیث کے اثرات عملی طور پر نظر آنے لگے اور اس کے ساتھ جب بیعت علی الجہاد کا عمل شروع ہوا تو اس سے جہاد میں کافی تیزی آئی کیونکہ بیعت علی الجہاد ہی وہ عمل ہے کہ جب مسلمان موت پر بیعت کر کے زندگی کی فکر سے آزاد ہو جاتے ہیں تو پھر تو زمین کا رنگ بھی بدل جاتا ہے، گویا مجاہدین کا باہم اتحاد و اتفاق اور ایک امیر کے تحت کام کرنا تحریک کی ترقی میں ایک اہم سبب ہے مزید ہم امید کرتے ہیں کہ مخلص حضرات اس پر ضرور غور فرمائیں گے

۴۔ نظم و ضبط:

تحریک کے مظبوط ہونے اور دشمن پر وار کے بڑھنے میں نظم و ضبط کا بھی کافی عمل دخل ہے کچھ عرصہ قبل تک یہ نظم و ضبط نہیں تھا، کچھ ساتھی ہوتے تھے جو تحریک کے اکثر کام سنبھالتے تھے مگر اب صورتحال مختلف ہے اگر میڈیا کا شعبہ ہے تو اس کے لیے مستقل الگ ساتھی ہیں، فلاح و بہبود کا کام ہے تو اس کے لیے الگ،

دفاع الگ قائم کی گئی ہے، احتساب کا نظام بھی الگ موجود ہے اور تحریک کا انٹیلیجنس کا نظام بھی اپنا ایک الگ اور مستقبل وجود رکھتا ہے استشہادی مجاہدین، عام مجاہدین، غرض اسی طرح اور بھی بہت سے شعبے ہیں جو مستقل بنیادوں پر استوار کیے گئے ہیں ان سب کا آپس میں رابطہ اور ایک دوسرے کو ان کے متعلق معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں اسی طرح مجاہدین کے لیے علاقوں کا تقسیم کیا جانا، ولایت/ڈویژن، تحصیل/ولسوالی اور ڈلگئ/گروپ وغیرہ کا قیام بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے

یہ سب چیزیں ہیں جو تحریک کو باقی تمام جہادی مجموعات سے ممتاز کرتی ہیں اور جہاد میں ترقی و تیزی کا سبب بنتی ہیں اللہ تعالیٰ مزید ترقی سے نوازیں آمین

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری وجوہات ہیں جو عروج و جہاد میں تیزی کا سبب ہیں مثلاً ایک امیر کے تحت ہونا، امیر محترم کی اپنی مؤمنانہ فراست، سیاست اسلامیہ سے واقفیت، مسلمانوں کا تعاون، استشہادی مجاہدین کی خصوصی کارروائیاں اور علماء کرام کی بڑھتی ہوئی حمایت وغیرہ جیسے اسباب قابل ذکر ہیں

اے مسلمانان پاکستان!
اب کونسا وہ عمل باقی رہ گیا ہے جو آپ کو مجاہدین سے دور رہنے پر بطور دلیل مجبور کرتا ہے
کیا کوئی ایسی حجت ہے؟
کیا مجاہدین آپ کا نقصان کرتے ہیں؟
کیا یہ شہزادے آپ کیلئے قربانیاں نہیں دیتے؟ یقیناً جواب نہیں میں "نہیں" ہوگا تب میں پوچھتا ہوں کہ آپ جہاد میں شرکت کیوں نہیں کرتے؟ ممکن ہے آپ کا کوئی عذر ہو تب آپ مالی جہاد بھی تو کر سکتے ہیں نا، مجاہدین آپ کے علاقوں میں آتے ہیں، ان کو پناہ اور ان کی ضروریات تو پوری کر سکتے ہیں زبان سے، قلم سے اور دعاؤں سے بھی مجاہدین و جہاد کی نصرت کا راستہ کھلا ہے تو پھر دیر کس بات کی؟ قدم بڑھائیے اور اپنے اوپر عائد فرض کو ادا کیجیے
فجزاکم اللہ احسن الجزاء

# فلسطین اور پاکستانیوں کی فوج سے امید!

شیخ ابو محمد کشمیری

ہم مشاہدہ کررہے ہیں کہ جب سے سات اکتوبر کا واقعہ ہوا ہے اور ارض فلسطین میں ایک بار پھر منظم جہاد شروع ہوا ہے تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں یہاں تک کہ غیر مسلموں میں بھی ایک تشویش اوراضطراب کی کیفیت نے جنم لے لیا ہے۔ تمام لوگ اسرائیل کے ظلم کی مذمت کررہے ہیں، انکے ظلم کے خلاف بول رہے ہیں اور آواز اٹھارہے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے طور پر بڑی سطح پر فلسطینی قوم کی مال و متاع سے مدد کی، اربوں روپے کا امدادی سامان بھیجا گیا اور لوگوں نے اپنی زکوۃ و صدقات سے بھرپور مدد کی۔ لیکن امت مسلمہ کے اس جذبے کے باوجود کیا وجہ ہے کہ عملی میدان میں ہم نے انکی مدد میں صفر حصہ ڈالا ہے؟

اس کا بغور جائزہ لینے پر جو وجہ ابھر کر سامنے آتی ہے، وہ یہ کہ امت مسلمہ پر ایسے حکمران مسلط ہیں جو درحقیقت امت مسلمہ کی بجائے یہود و نصاری کے ترجمان و ایجنٹ بنے ہوئے ہیں۔ وہ انہی پالیسیز کے غلام ہیں، انہی کی جانب سے معاشی پابندیوں میں جکڑے ہوئے انکی کٹھ پتلیاں بنے ہوئے ہیں۔ لہذا جب تک ہم یہود و نصارٰی کے ان ایجنٹوں اور غلاموں سے نجات حاصل نہیں کرلیتے، نا ہمارے اپنے خطے میں امن آسکتا ہے اور نا ہی دیگر مسلم دنیا میں، رہی ایسے حکمرانوں اور حالات کے ہوتے ہوئے دین اسلام کے غالب آنے کی بات تو اس کے تو دور دور تک کوئی امکانات موجود ہی نہیں ہیں۔

آپ ایک لمحے کے لیے تصور کریں کہ اگر آپ کی حکومت براہ راست امریکی یا اسرائلی چلا رہے ہوتے تو آپ کے کیا جذبات ہوتے؟۔ کیا پھر بھی آپ آرام سے ہی بیٹھے رہتے یا اٹھ کر انکا گلا دبا دیتے؟ اگر ہاں، تو جان لیجیے کہ اگر یہود و نصاری خود آکر حکومت نہیں کرتے اور اپنی جگہ کرائے کے نام نہاد مسلمانوں کو مسلط کردیتے ہیں تو ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو ان یہود و نصاری کا ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ امریکہ کی امداد سے اسرائیل لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کرچکا ہے جبکہ ہمارے عسکری حکمران امریکہ و یورپ جاتے ہیں اور ان سے بغل گیر ہوتے ہیں۔ ان سے ہنس ہنس مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہیں، ان سے ہدایات لے کر آتے ہیں، ان کو اپنی دوستی، یاری اور تعاون کی یقین دہانیاں کراتے ہیں، ان سے تجدید عہد وفا کرتے کرتے انکی زبانیں نہیں تھکتیں۔ کیا ان تمام حالات میں بھی پاکستانی قوم کو اپنی فوج و حکومت سے فلسطین کی ہمدردی اور مدد کی امید رکھنی چاہیئے؟

ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ سورۃ النسآء کی آیت "یا ایھاالذین آمنوا لاتتخذوالیھود والنصارىٰ اولیآء" کے تحت وہ کون لوگ ہیں جو شیطان کے دوست اور اولیاء بنے ہوئے ہیں جو کہ کفر و گمراہی کے راستے میں لڑتے ہیں، جو کافر اقوام کے فرنٹ لائن اتحادی بنے ہوئے ہیں۔ جو ان سے محبت کی پینگیں بجاتے نہیں تھکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان شیاطین کے دوستوں کے خلاف بھی لڑنے کا حکم دے رہا ہے اور یہی اس کا حل بھی ہے کیونکہ جب کینسر حد سے بڑھ جاتا ہے تو بعض اوقات اپنے جسم کے حصے کو بھی کاٹ کر پھینکنا پڑتا ہے تاکہ باقی جسم بچ جائے۔

وظیفہ خوار غیروں کے جو قابض ہیں قیادت پر
انہیں منصب سے عہدے سے ہٹانے کی ضرورت ہے



# تحریک طالبان پاکستان کے مسئول برائے نظامی کمیشن (جنوبی زون) مفتی مزاحم حفظہ اللہ کے ساتھ انٹرویو!

سلسلہ انٹرویوز میں اس بار تحریک طالبان پاکستان کے سابق نائب امیر، مسئول برائے نظامی کمیشن (جنوبی زون) مفتی مزاحم حفظہ اللہ کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے جو تحریک طالبان پاکستان، خصوصا جنوبی زون اور ملک کی موجودہ صورتحال اور ریاستی دعوے بازی اور ایک پیغام پر مشتمل ہے

**ٹیم مجلہ طالبان:** محترم مفتی صاحب! سب سے پہلے ہمارے قارئین کو اپنے بارے میں، خصوصا جہادی و تعلیمی زندگی کے بارے میں بتائیں

**مفتی مزاحم صاحب:** میرا جہادی نام مفتی مزاحم ہے تعلق خیبر پختونخوا کے ضلع لوئر دیر سے ہے اور فی الحال تحریک طالبان پاکستان میں جنوبی زون کے نظامی کمیشن کے مسئول کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں میری عصری تعلیم میٹرک تک ہے اسی طرح ۱۹۹۱ تا ۲۰۰۱ دینی علوم کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سوائے دورہ حدیث کے کہ وہ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں پڑھا، تمام علوم جامعہ تعلیم القرآن شاہ پور میں پڑھے ۱۹۹۲ سے ہم تحریک نفاذ شریعت کے جلسے جلوس میں شریک ہوتے جہاں ہم نے جہاد کا نام سنا اور اسی کا اثر تھا کہ جب ۱۹۹۷ میں صوبہ خوست پر امریکی کروز میزائل داغے گئے تو اسی سال ہم نے وہاں جا کر جہادی تربیت حاصل کی اگرچہ اس وقت ہم وہاں سے واپس اپنے علاقے آئے مگر جہاد کا شوق اور حتی الوسع کوشش جاری ہی اور وہ سفر آج بھی جاری ہے وللہ الحمد والمنۃ

**ٹیم مجلہ طالبان:** تحریک کی موجودہ صورتحال کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب:** ہم کہہ سکتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان رو بہ ترقی ہے جنوبی ایشیا کی سب سے مضبوط ترین اور منظم جہادی جماعت تحریک طالبان پاکستان کی حالیہ ترقی کا راز اسی میں ہے کہ اس کا نظم و ضبط، ساتھیوں کی اطاعت اور جذبہ جہاد پہلے سے زیادہ ہے اور صرف جنگ ہی نہیں بلکہ تعلیمی، فلاح و بہبود، عدلیہ، استشہادی مراکز غرض تمام شعبہ ہائے تحریک منظم اور رو بہ ترقی ہیں

**ٹیم مجلہ طالبان:** کیا آپ سمجھتے ہیں کہ تحریک کے مجاہدین لائحے کے مطابق کارروائیاں کر رہے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب:** جی، مجاہدین حتی الوسع عمل کر رہے ہیں البتہ غلطی ہونے پر متعلقہ نظامی کمیشن بروقت ایکشن لیتی ہے چونکہ جہاد شرعا حسن لغیرہ ہے اور ہر وقت جنگی صورتحال رہتی ہے تو ساتھیوں سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں مگر مثبت پوائنٹ یہ ہے کہ اس کی سرزنش میں کوتاہی نہیں ہو رہی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان:** جنوبی زون میں دشمن کا نقصان بھی زیادہ ہو رہا ہے، مگر یہاں شہداء کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

**مفتی مزاحم صاحب :** آپ نے سورۃ التوبہ کی آیت پڑھی اور سنی ہوگی جس میں ارشاد باری تعالی ہے کہ "یقتلون و یقتلون" یعنی مجاہدین قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں جہاد نام اسی کا ہے کہ اس میں شہادتیں ہوں گی، خصوصا وہ محاذ جو نسبتا زیادہ گرم ہو اس زون میں جہادی سرگرمیوں کی بہتات کی وجہ مجاہدین کا جذبہ، ظاہری قوت میں اضافہ، مجاہدین کا عوام سے بہتر تعلق اور قومی حمایت ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** جنوبی زون میں شمالی کی بہ نسبت کارروائیاں زیادہ ہوتی ہیں، اس کی کیا وجہ ہے ؟

**مفتی مزاحم صاحب :** وہی، جو میں نے اوپر بیان کیا کہ یہاں مجاہدین کی قوت اور حمایت زیادہ ہے شمالی زون میں بھی بہتری آئی ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالت بہتر ہوں گے ان شاء اللہ

**ٹیم مجلہ طالبان :** چینی باشندوں پر ہوئے حملے کے حوالے سے آپ ریاست پاکستان کے دعوؤں کو کیسے دیکھتے ہیں ؟

مفتی مزاحم صاحب : چینی شہری ریاست کی دوہری پالیسی کا شکار ہیں اور کچھ نہیں ہے ڈالرز کی لت اور اس کیلئے پرائی جنگ میں ٹانگ اڑانا اس ریاست کی عادت ہے جو اب ایسی حرکات کرکے پوری کی جا رہی ہے پاکستانی فوج کو پاکستان کی تجارت و معیشت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بلکہ یہ وہی کام کرے گی، جو اس ادارے کیلئے اہم ہے اور وہ ہے قتل و غارت اور اس پر بیرونی حمایت، ڈالرز اور دیگر امداد کا حصول ان کے دعوے کے مطابق ہم نے چینی شہریوں پر دھماکے میں استعمال ہونے والی کار افغانستان میں خریدی اور اسے پہنچانے کیلئے کئی طرح کی مشکلات جھیلیں، آپ بتائیں کہ یہ آسان ہے کہ یہیں کار خریدی جائے یا یہ کہ دوسرے ملک سے سمگلنگ کا طریقہ اختیار کیا جائے ؟ ایسی حرکات کرکے مضحکہ خیز رپورٹس پیش کرنا بھی ان اداروں کی پرانی عادت ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** ایسے دعوؤں سے ریاست کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

**مفتی مزاحم صاحب :** وہی، ڈالرز کا حصول، ملک کو بیرون ممالک سے آئے لوگوں کیلئے میدان جنگ بنا کر ان کی ہمدردیاں اور امداد حاصل کرنا

**ٹیم مجلہ طالبان :** پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتحال پر آپ کا کیا تبصرہ ہے ؟

**مفتی مزاحم صاحب :** میری دیگر مصروفیات کی وجہ میڈیا پر زیادہ نظر نہیں رہتی مگر جتنا سن اور دیکھ رہے ہیں، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کی سیاست دفن ہوچکی ہے، بلکہ پاکستان کی سیاست میں کبھی استحکام نام کی کوئی چیز ہی نہ رہی موجودہ کرپشن، مہنگائی، بیان بازی و نعرے بازی کو دیکھتے ہوئے ایک بچہ بھی یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ یہ حالات بہتر نہیں ہیں ناکام خارجہ پالیسی، فوجی مداخلت اور دیگر درجنوں اندرونی مسائل نے پاکستان میں سیاست نام کی میت کو دفن کردیا ہے، بس پیٹ پوجا ہی جاری ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** نظم و ضبط کے لحاظ سے تحریک طالبان پاکستان، خصوصا جنوبی زون کی کیا صورتحال ہے ؟

**مفتی مزاحم صاحب :** میں نے اوپر بھی ذکر کیا کہ تحریک طالبان پاکستان الحمدللہ ہر لحاظ سے بہتر حالت میں ہے جنوبی زون کی بات کی جائے تو آپ میڈیا دیکھتے ہوں گے کہ روزانہ پانچ سے دس کارروائیاں ہوتی ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ یہاں تمام ولایات، شعبہ جات اور دیگر تمام امور کی حالت پہلے سے بہتر ہے اور ہماری نظامی کمیشن اس کی بہتر نگرانی کررہی ہے

**ٹیم مجلہ طالبان :** مجاہدین اور اہل پاکستان کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے ؟

**مفتی مزاحم صاحب :** بندہ یہی پیغام دیتا ہے کہ جہاد اطاعت، اتحاد و اتفاق اور قربانی کا نام ہے ان چیزوں میں ہر وقت ترقی کا سوچیں صفات مجاہد اپنائیں اور ظاہر و باطن کو شریعت اور احکامات الہی کا پابند بنائیں اہل پاکستان کو میرا یہی پیغام ہے بلکہ ان سے گزارش ہے کہ آپ جس زمین پر رہ رہے ہیں، اس کو کس نظام کیلئے حاصل کیا گیا تھا اور اب کیا ہورہا ہے ؟ لہذا آپ اٹھیں اور اس نظام کو بدلنے میں تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دیں تحریک طالبان پاکستان کی قربانیاں آپ کیلئے ہیں، یہ آپ میں سے ہی نکل آئی ایک جماعت ہے، لہذا مجاہدین کی ہر قسم مدد و نصرت کریں۔

# سلسلہ شاہین جواں

## وہ نازک کلی جو کھلنے سے پہلے ہی حق پر فدا ہو گئی

## (01)

### استشہادی مجاہد ذوالفقار رحمہ اللہ

استشہادی مجاہد ذوالفقار ایک ۱۸ سالہ انتہائی صابر وشاکر نوجوان تھا، ہر وقت گلاب سے چہرے پر مسکراہٹ رکھتا، دردامت سے تڑپتے دل میں شوق شہادت نے جب جوش مارا تو فدایان اسلام میں اپنا نام لکھواکر مسئول فدایان تحریک طالبان پاکستان کے سجائے ہوئے گلستان کا پھول بنا وہ ایک دینی مدرسے کے طالب العلم تھا، مگر جذبۂ جہاد اور شوق شہادت کی وجہ سے علوم دینیہ کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکا کیونکہ نو عمری ہی میں شوق شہادت انہیں محاذوں کی طرف لے آئی۔ ان کا تعلق ولایت بنوں سے تھا

حقیقت ہے کہ جہاد پاکستان ایک مشکل جہاد ہے افغانستان میں اگرچہ جدید ٹیکنالوجی اور ڈالرز کے زور پر امریکہ نے مقامی غلاموں پر مشتمل ایک بظاہر منظم اور مظبوط فوج تیار کر رکھی تھی، مگر کئی وجوہات کی بنا پر مجاہدین کے سامنے مٹی کا ڈھیر ثابت ہوئی، جبکہ پاکستانی فوج اور اس کیخلاف جنگ اس کے برعکس ہے جہاد پاکستان کی ان مشکلات کو اگر زیب قرطاس کرنے بیٹھا جائے تو شاید دفتر کے دفتر بھر جائیں مگر میرا موضوع سخن یہاں جنتی پھولوں کے احوال قلم بند کرنے ہیں۔

ذوالفقار شہید کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صفات سے نوازا تھا، حسن اخلاق اور خدمت اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، عمر میں چھوٹا ہونے کے باوجود عقل اور خرد میں بڑوں بڑوں کو مات دے چکا تھا، عزم اور حوصلے میں قابل رشک تھا کم عمری کے باوجود رب تعالیٰ نے صفت بہادری اور شجاعت سے خوب نوازا تھا، حسن خلق سے انہیں وافر حصہ عطاء ہوا تھا، نرم دل اور میٹھی زبان رکھتا تھا، کھلتے چہرے پر ملکوتی مسکراہٹ لئے محفل میں توجہ کا مرکز بنا رہتا تھا

معسکر کے اساتذہ اس کی قابل رشک اطاعت اور خدمت سے انگشت بدنداں رہتے، ایک استاد کہتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ اگر ذوالفقار شہید نہ ہو تو کھانا پکانے اور خدمت کی یہ بھاری زمہ داری کون لے گا؟ الغرض وہ مصائب اور لقاء ربی کے انتظار میں اس قدر پک کر کندھن بن چکا تھا کہ بڑی بڑی پریشانیوں کو ہنس کر سہہ لیتا تھا، مرکز فدایان میں آئے ہوئے مجھے کچھ ہی دن ہوئے تھے، کہ وہ میرے ساتھ گھل مل گیا، اکثر وہ مسائل پوچھتا، سوال کرتا کہ خواب میں آقائے کریم ﷺ کی زیارت کیسے نصیب ہوگی؟



ہمارے ہاں ایک مسجد میں ایک طرف پردے لگادیئے گئے جہاں یہ عشاق اپنے رب سے رازونیاز کرنے کیلئے بیٹھتے تھے، دن میں ایک دو دفعہ میں معتکف میں جاکران کا حال واحوال لیتا توذوالفقار شہید کواکثر تلاوت قرآن میں مصروف پاتا، سر پر سفید عمامہ ہوتا جوان کی جوانی کو چار چاند لگادیتا

ذوالفقار شہید سے جب میں نے استشہادی مجاہدین میں شمولیت کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ دوران طالب العلمی مدرسے میں ایک دوست سے وضوخانے کے تالاب پر بات چل پڑی، دنیا کی بے ثباتی اور مظلوم امت کی روداد چند سیکنڈز میں ہی ہمیں گرم محاذوں کی سیر کا نشہ چڑھانے لگی ہمیں تحریک میں شمولیت کے علاوہ دشمنان دین وملت کے خون سے پیاس بجھانے کا کوئی اورراستہ سمجھ نہیں آرہا تھا قبل ازیں جہاد پاکستان کے حوالے سے جواعتراضات میڈیااورزرخرید درباریوں نے اہل پاکستان کے اذہان میں پیداکردیئے تھے ان شبہات کے اثر سے ہم بھی محفوظ نہیں تھے، تحریک کے کام اورپالیسیوں پرمجھے کافی اعتراضات تھے.جومیں نے اپنے ساتھی فدا شہید (جوکہ کراچی میں ایک مبارک استشہادی حملے میں شہید ہوئے) سے ذکرکردیے، فدا شہید نے مجھے تحریک کے نئے نظم کے بارے میں آگاہ کیا میں نے دل میں سوچاکہ خود عاقل بالغ ہوں، چل کردیکھ لیتاہوں، اگرکوئی خرابی ہوئی تو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرسکتاہوں

بلاآخرمیں نے رب لایزال سے دعاکی کہ الٰہی میری امیر محترم سے دست بدست بیعت کروادیجئے، اورمجھے حق جماعت میں شامل کر دیجئے۔

انہی دنوں میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ہوں اور میرا ایک بھائی ہے ایک راستے پرجارہے ہیں وہاں صحابہ کرامؓ جنگ میں مصروف ہیں، ہم دونوں بھی اس طرف چلے جاتے ہیں وہ علاقے کو فتح کرلیتے ہیں میں نیچے زمین کی طرف دیکھتاہوں تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کودیکھ لیتاہوں جوکہ نیچے پڑی ہوتی ہے میں اس کواٹھالیتاہوں اورچوم لیتاہوں، چومنے کے بعد مجھ سے میرابھائی یہ تلوار لے لیتا ہے کہتا ہے کہ یہ توبہت ہی خوبصورت تلوار ہے یہاں ہمارے ایک چچازاد بھی ہوتے ہیں، وہ مجھ سے تلوار لیکر ہرے درخت کواس سے کاٹتاہے، میں اس سے زبردستی وہ تلوار لے لیتاہوں کہ یہ توجنگوں کی تلوار ہے آپ اس سے درخت کاٹ رہے ہیں پھر ہم دونوں بھائی اس تلوار کوچوم لیتے ہیں۔

اس خواب کے بعد اطمینان حاصل ہوا، پھر میں نے اپنے ساتھی سے مل کراس طرف سفر کرنے کافیصلہ کیا، اس اثنامیں یہ خیال آیاکہ میں تواستشہاد کیلئے جارہاہوں کیوں نہ اپنی والدہ کوساری صورتحال بتاکران سے رخصت لے لوں تاکہ دل میں کوئی خلش باقی نہ رہے چنانچہ میں نے اپنی والدہ سے کہاکہ میں استشہاد کیلئے جارہاہوں پہلے پہل تواجازت نہیں دی مگر سمجھانے کے بعد اجازت دینے پرآمادہ ہوگئی اورباقاعدہ والدہ سمیت تمام بہنیں اور دیگر اہلخانہ اجازت دینے پرامادہ ہوگئے، میں

اپنے گھر سے رخصت لیکر خوشی خوشی عازم سفر ہوا جمعرات کا دن تھا، میں فداشہید کے پاس گیا وہ مدرسے میں ہی ٹھہراہواتھا، وہیں سے ہم دونوں استشہاد کے گرم میدانوں کی جانب عازم سفر ہوئے یہاں آکر تربیت کی تربیت کے بعد تقریبا ۳ دفعہ اللہ تعالیٰ نے فدائی حملہ کرنے کاموقع فراہم کیامگر تقدیر کالکھاکچھ اور تھا

بالآخروہ لمحہ بھی آپہنچا جس میں ذوالفقار شہید کا قرعہ بھی نکل آیا، اساتذہ کی مجلس میں میں نے ذوالفقارشہید کا تذکرہ جب سنا، توسوچاکہ ذوالفقار شہید سے حال احوال پوچھونگا کہ آپ کویہاں کتناعرصہ ہوچکاہے تاکہ عملیات کیلئے سفارش کی جائے، ایک روز میں کسی کام سے بازار جارہاتھا توچیک پوسٹ پر ذوالفقار شہید کو پہرہ دیتے ہوئے پایا توپوچھا کہ بھائی آپ کویہاں

کتنا عرصہ ہوچکا ہے؟ کہا کہ تقریبا ۳ سال سے انتظار کررہا ہوں مگر ابھی تک میرا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکا ہے، پھر میری منت سماجت کرنے لگا کہ امیر صاحب سے میری سفارش ضرور کیجئے گا تاکہ آنے والے عملیات میں مجھے موقع مل جائے، میں سفارش کا وعدہ کرکے اپنی منزل کی طرف چلا، راستے میں سوچنے لگا کہ اتنی سی عمر میں کہ بندہ گناہوں کی طرف بھی مائل نہیں ہے، کھیل کھود کی اس عمر میں عشق الٰہی میں اس قدر ڈوبنا اور اپنی پیاری جان کو اللہ تعالیٰ کے مبارک راستے میں قربانی کیلئے پیش کرنا اور اپنے تمام تر آرزوؤں کو صرف ایک ہی لیلیٰ شہادت کے تابع کرنا کسی عشق الٰہی میں ڈوبے دل کی تمنا ہی ہوسکتی ہے جو اپنے معشوق سے جان کا نذرانہ ہی مانگتا ہے اور بدلے میں ابدی جنتوں کی بشارت اور اپنے رضوان کی روح افزاء نغمے سناتا ہے۔

ذوالفقار شہید اس سے پہلے بھی دو دفعہ عملیات میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاچکے تھے مگر قسمت نے یاری نہیں کی ایک دفعہ ٹانک ایف سی قلعے پر استشہادی عملیات کیلئے گئے ۳ ساتھیوں کے عملیات کامیاب ہوئے جبکہ ذوالفقار اپنے ایک ساتھی سمیت واپس آگئے، اسی طرح ایک دفعہ مسلم باغ گئے جہاں کسی مسئلے کی وجہ سے واپس آگئے، شاید رب تعالیٰ نے ذوالفقار شہید کیلئے پنجاب کی سرزمین پر تمغۂ شہادت لکھ رکھا تھا جب میں انہیں رخصت کررہا تھا تو گلے لگ کر رو پڑے اور کہا کہ مولوی صاحب! اللہ کے واسطے میرے لئے دعا کریں، میں شہادت کیلئے بے تاب ہوں اس جام کو نوش جان کرنے کیلئے انتہائی بیتاب ہوں میری خواہش ہیکہ میں اپنے رب کے پاس اپنے خون میں رنگین ہوکر پہنچوں، اور دشمنان دین وملت کے خون سے اپنی پیاس بجھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں سرخ رو ہوکر پہنچ جاؤں چمن مصطفیٰ ﷺ کے ان پھولوں کو رخصت کرتے ہوئے میری حالت ایسی تھی کہ اپنے آنسوؤں اور سسکیوں کو روک نہ سکا بے اختیار ہوکر ایک طرف دیوار کے ساتھ کھڑا ہوگیا، جبکہ ذوالفقار شہید دلاسہ دیتے ہوئے کہنے لگا، مولوی صاحب! اگر اپنی بہنوں کے دوپٹوں کا انتقام ان ظالموں سے ہم نہیں لینگے تو پھر کون لیگا؟

اللہ تعالیٰ کے دین کیلئے ہم قربانی نہیں دینگے تو پھر کون دے گا؟

میں نے اپنے آنسوں کو ضبط کرتے ہوئے کہا: بھائی ذوالفقار میں نے آپ کی سفارش امیر صاحب سے کی ہے اب آپ کی باری ہے اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں میری بھی سفارش کرنا، وہ سفارش کا وعدہ کرکے ابدی سفر پر جانے کیلئے چل پڑا۔

اور انہوں نے میانوالی ایئربس میں بیٹھے اللہ کے دشمنوں پر آگ برسائی۔ تقبلہ اللہ قبولا تاما

# یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ
## اور
## انکی دائمی ذلت و مسکنت اور ابدی محکومیت و مغلوبیت کا راز

مفتی غفران صاحب

قسط (07)

### اوسیوں کی ہمدردی کی درخواست اور حضرت سعد بن معاذؓ کا جواب :

قبیلہ اوس کو خیال ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے جس طرح بنی قینقاع کی جان بخشی کرکے ان کا فیصلہ قبیلہ خزرج کے حوالے فرمادیا تھا اسی طرح اب بنی قریظہ کی جان بخشی کرکے ان کو ہمارے حوالے فرمادیں گے ۔ مگر جب قبیلہ اوس نے آپ سے سفارش کی تو آپ نے بنی قریظہ کو وہ رعایت دینے سے انکار فرمادیا جو بنی قینقاع کو دی تھی پھر آپ نے اوس والوں سے فرمایا کہ اے گروہ اوس !

کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان یہودیوں کا فیصلہ تمہارے ہی قبیلہ کا کوئی آدمی کردے ۔ اوسیوں نے کہا بے شک ہم اس بات پر راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا تو وہ شخص سعد ابن معاذ ہیں یعنی جو قبیلہ اوس کے سردار ہیں وہ ان یہودیوں کے متعلق جو فیصلہ چاہیں کردیں ۔

### حضرت سعدؓ سے اوسیوں کی سفارش :

قبیلہ اوس کے لوگ حضرت سعدؓ کے پاس انکے خیمہ میں پہنچے ، انہوں نے حضرت سعد کو اٹھا کر ایک گدھے پر سوار کرلیا اور آنحضرت ﷺ کے پاس لائے وہ لوگ اپنے سردار سے کہتے جاتے تھے کہ اے ابو عمرو! اپنے غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بنی قریظہ کے متعلق اختیار اسی لئے دیا ہے کہ آپ ان لوگوں کیساتھ نیک سلوک کریں ۔ لہذا آپ یہودیوں کیساتھ اچھائی کا معاملہ کیجئے ۔ آپ ابن ابیّ کو دیکھ چکے ہیں کہ ان کے حلیفوں یعنی قینقاع کے ساتھ کیا ہوا اور وہ خاموش تماشائی بنا رہا غرض جب قبیلہ اوس کے انصار حضرت سعدؓ پر برابر اصرار کرتے رہے ۔ تو انہوں نے کہا ؛

سعد کے لئے وہ وقت آچکا ہے کہ اللہ کے معاملہ میں اب اسے کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں ہے ۔

یہ سن کر ان کی قوم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ہائے یہودی قوم ۔ آخر حضرت سعدؓ آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کے پاس پہنچ گئے اسوقت مسلمان آنحضرت ﷺ کے گرد بیٹھے تھے آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اپنے سردار کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاو ۔ چنانچہ ہر شخص انکے اعزاز میں کھڑا ہوگیا اور صحابہ نے دو صفیں بنالیں ، یہاں تک کہ حضرت سعدؓ آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گئے ، آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا؛ سعد ان لوگوں کے متعلق فیصلہ کرو۔ سعد نے عرض کیا کہ فیصلہ تو اللہ اور اس کے رسول کو ہی ہے ، آپ نے فرمایا؛ کہ اللہ تعالی نے ہی تمہیں حکم دیا ہے کہ یہود کے بارے میں فیصلہ کرو ۔ تب حضرت سعد نے دوسری طرف بیٹھے ہوئے لوگوں سے یعنی اس طرف کے لوگوں سے جدھر آنحضرت ﷺ نہیں تھے کہا ،

اس بارمیں تم لوگوں کو میں اللہ کے نام کا عہد دے کر پابند کرتا ہوں کہ ان لوگوں کے بارے میں میرا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا!

لوگوں نے کہا ٹھیک ہے ۔ پھر انہوں نے اس طرف دیکھا جدھر آنحضرت ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس بیٹھے ہو لوگوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس طرف جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اسی کے پابند ہونگے ، یہ بات حضرت سعد نے صرف ان لوگوں کی طرف دیکھ کر کہی آپ کے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے ، مگر آنحضرت ﷺ کے احترام میں انہوں نے آپ کی طرف رخ نہیں کیا (یعنی مقصد یہی تھا کہ آنحضرت ﷺ بھی میرے فیصلے کو قطعی اور آخری سمجھیں) چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے ۔

### سعدؓ کا ایمان افروز الہامی فیصلہ :

اسکے بعد حضرت سعدؓ نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا :

میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے مَردوں (جس کے زیر ناف بالوں پر استرا لگ چکا ہو) کو قتل کردیا جائے ۔

انکا مال ودولت بطور مال غنیمت کے لیا جائے ، اور انکے بچوں اور عورتوں کو غلام بنالیا جائے۔ فیصلہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا؛ کہ تم ان لوگوں کے بارے میں سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالی کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا ہے ۔ امام بخاریؒ نے یوں الفاظ نقل فرمائے ہیں؛ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

## قتل کے فیصلے کی تکمیل :

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ کوواپس ہوئے پھر آپ مدینے کے بازار میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے گھڑے کھدوائے، اسکے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہودی قیدیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قیدیوں کو وہیں لایا گیا جن کی گردنیں مار مار کران گڑھوں میں ڈالا گیا۔ کسی شخص نے بنی قریظہ کے سردار کعب بن اسید سے اسوقت کہا کہ کعب تم دیکھ رہے ہو ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جارہا ہے، کعب نے کہا، تم لوگوں نے ہمیشہ ہی نا سمجھی کا ثبوت دیا ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم میں سے جو شخص چلا جاتا ہے وہ کبھی نہیں لوٹتا، خدا کی قسم اس وقت تمہارا قتل عام ہورہا ہے جبکہ میں نے تم لوگوں کو اس کے علاوہ دوسری بات کی دعوت دی تھی مگر تم نے میری ہر بات رد کردی ۔۔۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت قتل سے فارغ ہو گئے ۔۔۔ ان لوگوں کے قتل کے وقت انکی عورتیں چیخ چیخ کررونے لگیں انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑڈالے، بال نوچ لئے اورمنہ پیٹ لئے سارا مدینہ اکے شوروبکاء سے گونج اٹھا۔ (سیرت حلبیہ)

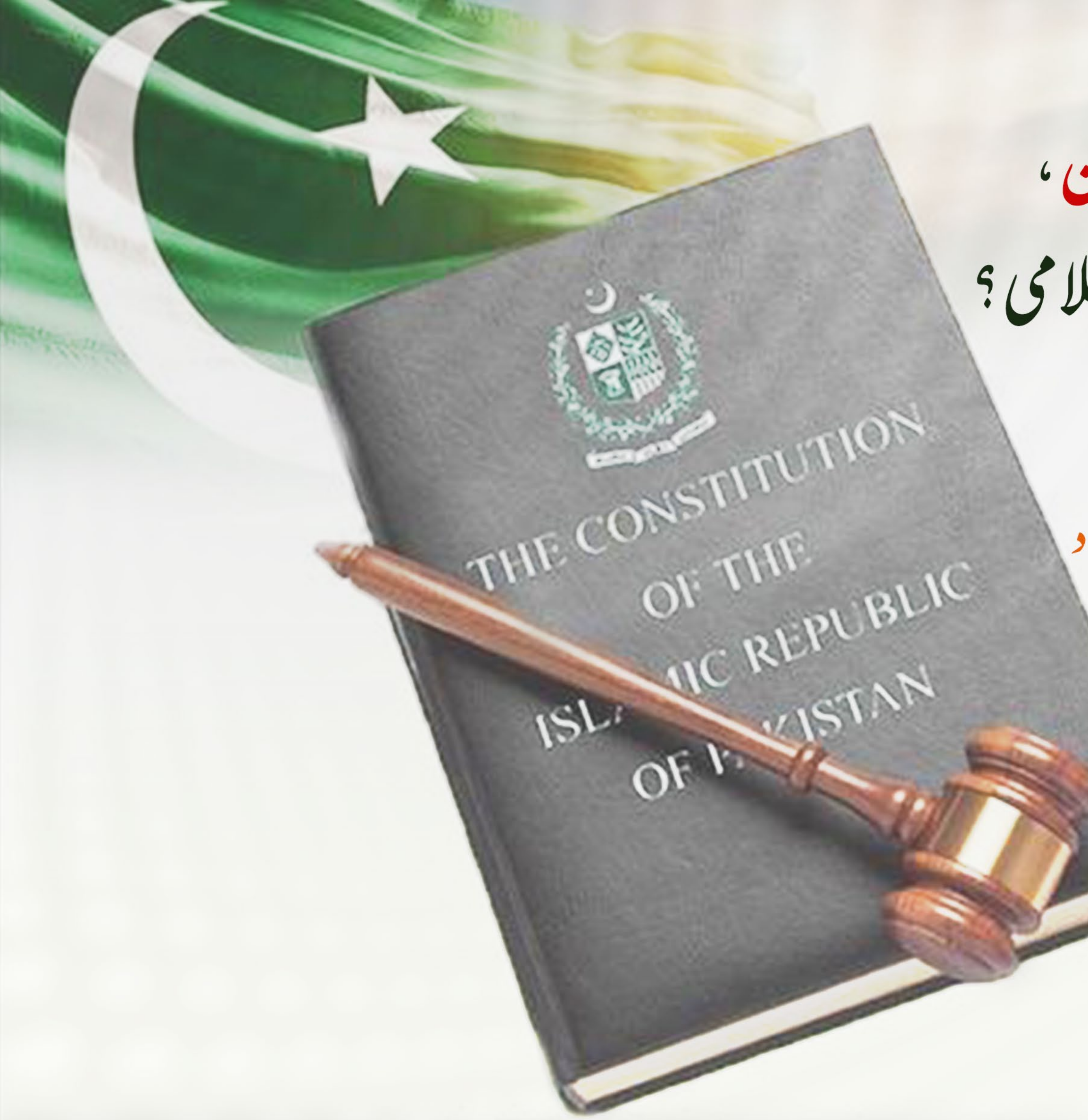
## حیئ ابن اخطب کا آخری کلام :

یہود کے جن لوگوں کو قتل کے لیے لایا گیا ان میں حیئ بھی تھا اس کے دونوں ہاتھ گردن پر رکھ کر رسی سے باندھے ہوئے تھے، آنحضرت ﷺ نے اسکو دیکھا تو فرمایا؛ اے خدا کے دشمن کیا اللہ تعالی نے تجھے ہمارے قابو میں نہیں ڈلا۔ حیئ نے کہا بے شک اللہ کو یہی منظور تھا کہ میں آپ کے قابو میں آجاوں مگر خدا کی قسم میں آپکی دشمنی کے لئے اپنے آپکو ملامت نہیں کرسکتا البتہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالی جس کو رسوا اور خوار کرنا چاہے وہ خوار ہو کر رہتا ہے۔۔۔ اسکے بعد حیئ بیٹھ گیا اور اسکی گردن مادی گئی۔

## یہودی باندیوں کی فروختگی اوراسلحہ کی خریداری :

اسکے بعد آنحضرت ﷺ نے سعد ابن زید انصاری ؓ کے ہاتھ بنی قریظہ کے قیدیوں یعنی غلام باندیوں کو فروخت کرنے کے لئے نجد کے علاقہ میں بھیجا تاکہ انکے بدلے گھوڑے اور ہتھیار وغیرہ خریدے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ان غلاموں کے بدلے میں کثیر تعداد میں گھوڑے خریدے، آنحضرت ﷺ نے ان گھوڑوں کو مسلمانوں میں تقسیم فرمادیا۔ (سیرت حلبیہ؛ج دوم نصف آخر ۲۱۸)

احسان کے بدلے اور غیرت قومی کے دو عجیب نمونے حضرت ثابت بن قیس زبیر بن باطا کی رہائی کا حکم حاصل کر کے ان کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تمہارے اس احسان کا بدلہ کردوں، جو تم نے جنگ بعاث میں مجھ پر کیا تھا۔ زبیر بن باطا نے کہا کہ بے شک شریف آدمی دوسرے شریف کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتا ہے۔ مگر یہ تو بتلاؤ کہ وہ آدمی زندہ رہ کر کیا کرے گا جس کے اہل وعیال نہ رہے ہوں۔ یہ سن کر ثابت بن قیس حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ان کے اہل وعیال کی جان بخشی کر دی جائے، آپ نے قبول فرمالیا۔ زبیر بن باطا کو اس کی اطلاع دی تو یہ ایک قدم اور آگے بڑھے۔ کہ ثابت یہ تو بتلاؤ کہ کوئی انسان صاحب عیال کیسے زندہ رہے گا جب اس کے پاس کوئی مال نہ ہو۔ ثابت بن قیس پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اوران کا مال بھی ان کو دلوادیا۔ یہاں تک تو ایک مومن کی شرافت اور احسان شناسی کا قضیہ تھا جو حضرت ثابت بن قیس کی طرف سے ہوا۔ اب دوسرا رخ سنئے کہ زبیر بن باطا کو جب اپنے اور اپنے اہل وعیال کی آزادی اور اپنے مال ومتاع سب واپس مل جانے کا اطمینان ہو چکا تو اس نے حضرت ثابت بن قیس سے قبائل یہود کے سرداروں کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ ابن ابی الحقیق کا کیا ہوا جس کا چہرہ چینی آئینہ جیسا تھا۔ انہوں نے بتلایا کہ وہ قتل کردیا گیا۔ پھر پوچھا کہ بنی قریظہ کے سردار کعب بن قریظہ اور عمرو بن قریظہ کا کیا انجام ہوا؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ دونوں بھی قتل کردیئے گئے، پھر دو جماعتوں کے متعلق سوال کیا اس کے جواب میں ان کو خبر دی گئی کہ وہ سب قتل کردیئے گئے۔ یہ سن کر زبیر بن باطا نے حضرت ثابت بن قیس سے کہا کہ آپ نے اپنے احسان کا بدلہ پورا کردیا، اوراپنی ذمہ داری کا حق ادا کردیا، مگر میں اب اپنی زمین جائیداد کوان لوگوں کے بعد آباد نہیں کروں گا، مجھے بھی انہی لوگوں کے ساتھ شامل کردو، یعنی قتل کرڈالو۔ ثابت بن قیس نے اس کو قتل کرنے سے انکار کردیا، پھر اس کے اصرار پر کسی دوسرے مسلمان نے اس کو قتل کیا۔ (قرطبی) یہ ایک کافر کی غیرت قومی تھی جس نے سب کچھ ملنے کے بعد اپنے ساتھیوں کے بغیر زندہ رہنا پسند نہ کیا، ایک مومن ایک کافر کے یہ دونوں عمل ایک تاریخی یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بنو قریظہ کی یہ فتح ہجرت کے پانچویں سال میں ماہ ذی قعدہ کے آخر اور ذی الحجہ کے شروع میں ہوئی ہے۔ (قرطبی)




# آئینِ پاکستان،
# اسلامی یا غیر اسلامی؟
## قسط (13)

شیخ عبد الرحمن حماد

پاکستان میں آئے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی ہوتی ہے، قرآن کریم کی توہین کی جاتی ہے، اسے جلایا جاتا ہے، اسلامی احکامات اور شعائرِ اسلام پر طعن و تشنیع کی جاتی ہے، اسلامی نظام کا استہزاء واستخفاف کیا جاتا ہے، «حقوقِ نسواں بل» کے نام پر قانون سازی کی جاتی ہے جس میں زنا بالرضا کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ''جبری تبدیلیٔ مذہب کی روک تھام'' کے نام پر قانون سازی کے نتیجے میں مسلمان ہونے کا راستہ روکا جاتا ہے، ''ٹرانس جینڈر بل'' کی شکل میں ہمجنس پرستی کے لیے راہ ہموار کی جاتی ہے، غیر اسلامی عائلی قوانین کے توسط سے نکاح، طلاق اور میراث سے متعلق اسلامی احکامات کو پاؤں تلے روندا جاتا ہے، وطن عزیز کے طول و عرض میں زنا کے اڈے پولیس اور خفیہ اداروں کی نگرانی میں چل رہے ہیں، منشیات خصوصاً شراب بنانے اور بیچنے کی لائسنس یافتہ دکانیں وطن عزیز کے کونے کونے میں پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ بڑی تیزی کے ساتھ خراب ہو رہا ہے، بازاروں کا ماحول ناقابلِ بیان حد تک خراب ہو چکا ہے، ان میں بے پردگی عام ہو چکی ہے، دھوکا دہی اور ملاوٹ کو تو سرے سے عیب نہیں گردانا جاتا، حرام و مضر اشیاء کی خرید و فرخت حکومتی سطح پر جاری ہے، خفیہ اداروں کی طرف سے بلیک میلنگ زوروں پر ہے، لوگوں کی نازیبا بلکہ ننگی ویڈیوز بنوائی جاتی ہیں، جنہیں وہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں، کسی بھی شہری کی حریم خفیہ اداروں کی دست درازی سے محفوظ نہیں، انہی اداروں کی طرف سے لوگوں کے گھروں میں خفیہ کیمرے لگائے جا چکے ہیں، حتی کہ لیٹرین، غسل خانے اور بیڈ رومز تک میں خفیہ کیمرے لگائے ہیں، جس کے بارے میں اعظم سواتی (رکنِ پارلیمنٹ) اور بعض جج صاحبان کے بیانات ریکارڈ پر ہیں، اور بعض فوجی جرنیلوں کی طرف سے مختلف طبقات کو یہاں تک کہا گیا ہے کہ ''یہ جو لباس آپ پر ہے، یہ آپ کے لیے ہے، لیکن ہمارے سامنے تم ننگے ہو''۔

پورے ملک میں چور اور ڈاکو حکومتی سرپرستی میں مسلمانوں سے

ان کے اموال چھین رہے ہیں، انہیں قتل کر رہے ہیں، ان کی عزتیں لوٹ رہے ہیں، مگر کوئی سد باب نہیں کر سکتا، کیونکہ ان سب کے پس پشت پاکستان کے مقتدر ادارے ہیں، یہی ادارے گستاخی کرنے والوں، طعن و تشنیع کرنے والوں، استہزاء واستخفاف کرنے والوں کو سپورٹ کرتے ہیں، قانونی طور پر ان کے لئے سہولت کاری کرتے ہیں۔

اور سب سے بڑی حقیقت اور کڑوا سچ یہی ہے کہ ان سب برائیوں کی پشت بانی آئینِ پاکستان کرتا ہے، یا تو براہ راست آئین ان جرائم کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے، یا ان لوگوں اور اداروں کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے جو ان جرائم میں ملوث ہیں، پاکستان کے انہی مقتدر اداروں کے خلاف نہ کوئی بول سکتا ہے، اور نہ لکھ سکتا ہے، اور نہ ہی کوئی عملی اقدام کر سکتا ہے، کیونکہ ان اداروں کو آئینِ پاکستان نے ''مقدس گائے'' کی حیثیت دے رکھی ہے، چنانچہ آئین کی دفعہ ۹ میں ہے :

کسی شخص کو، زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے۔

اس دفعہ میں ''سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے'' کا سہارا لیتے ہوئے مقتدر ادارے ہر اُس شخص کو زندگی اور آزادی سے محروم کر سکتے ہیں جسے برائے نام سیکیورٹی ادارے اپنے مفادات کے خلاف سمجھتے ہوں، تب ہی تو ڈی جی آئی ایس پی آر نے ایک ماہ قبل برملا کہا تھا کہ ہم نے تو صرف دس ہزار لوگوں کو لاپتہ کیا ہے، گویا کہ دس ہزار مسلمانانِ پاکستان کو خفیہ ٹارچر سیلوں میں اذیت دے دے کر شہید کرنے کا اختیار اسی آئین نے دے رکھا، تب ہی تو آج تک سیکیورٹی اداروں کو اس ظلمِ عظیم کی وجہ سے کوئی نکیل نہ ڈال سکا۔

برائے نام عدلیہ بھی کچھ نہیں کہہ سکتی، کیونکہ عدلیہ کو بھی اسی آئین نے عسکری اداروں کی لونڈی بنا رکھا ہے، چنانچہ آئینِ پاکستان نے عدلیہ سے یہ اختیار چھین رکھا ہے، آئینِ پاکستان کی دفعہ ۱۹۹ کی شق (۳) میں ہے : شق (۱) کے تحت اس درخواست پر حکم صادر نہیں کیا جائے گا جو کسی ایسے شخص کی طرف سے یا اس کے بارے میں جو مسلح افواج پاکستان کا رکن ہو، یا جو فی الوقت مذکورہ افواج میں سے کسی سے متعلق کسی قانون کے تابع ہو، اس کی شرائط ملازمت کی نسبت، اس کی ملازمت سے پیدا ہونے والے کسی معاملے کی نسبت، یا مسلح افواج پاکستان کے ایک رکن کے طور پر یا مذکورہ قانون کے تابع کسی شخص کے طور پر اس کے بارے میں کی گئی کسی کارروائی کی نسبت پیش کی گئی ہو۔

پاکستان کے مقتدر ادارے عوام سے ان کی جان اور آزادی سلب کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی جائیدادیں، پراپرٹیز اور کاروبار بھی چھین سکتے ہیں، اور پاکستان کے مقتدر ادارے آئینی اور قانونی طور پر یہ ظلم سر انجام دے رہے ہیں، جیسا کہ آئینِ پاکستان کی دفعہ ۲۴ کے تحت شق نمبر (۲) میں ہے :

کوئی جائیداد زبردستی حاصل نہیں کی جائے گی اور نہ قبضہ میں لی جائے گی، بجز کسی سرکاری غرض کے لیے اور بجز ایسے قانون کے اختیار کے ذریعے جس میں اس کے معاوضہ کا حکم دیا گیا ہو اور یا تو معاوضہ کی رقم کا تعین کر دیا گیا ہو یا اس اصول اور طریقے کی صراحت کی گئی ہو جس کے بموجب معاوضہ کا تعین کیا جائے گا اور اسے ادا کیا جائے گا۔

اس دفعہ سے سب سے زیادہ فائدہ فوج نے اٹھایا، ''سرکاری غرض اور ملکی دفاع'' کے نام پر عوام کو ان کی ملکیت سے محروم کرنے کا سلسلہ ساتھ دہائیوں سے جاری ہے۔ اس دفعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب سرکاری غرض سے کوئی جائیداد زبردستی لی جائے تو اس کا معاوضہ دینا بھی ضروری نہیں، کیونکہ بعد کے جملے ''اور بجز ایسے قانون کے اختیار کے ذریعے جس میں اس کے معاوضہ کا حکم دیا گیا ہو اور یا تو معاوضہ کی رقم کا تعین کر دیا گیا ہو۔۔۔۔'' میں تو معاوضہ کا ذکر ہے، مگر سرکاری غرض سے زبردستی لی گئی جائیداد میں اس کی صراحت نہیں۔ حالانکہ کسی سے زبردستی زمین لینا شرعاً درست نہیں، خصوصاً جب اس کا معاوضہ بھی نہ دیا جائے۔

اور اگر پاکستان کے یہ مقتدر ادارے کسی کو معاوضہ دیتے بھی ہیں تو وہ مارکیٹ ریٹ سے کئی گنا کم ہوتا ہے، اور وہ بھی حقدار کو سالہا سال تک دھکے کھانے کے بعد کہیں جا کر ملتا ہے، اور اس وقت اس رقم کی قدر مزید گر چکی ہوتی ہے، کیونکہ پاکستانی کرنسی کی قدر کا گرنا یومیہ بنیادوں پر ہے، سالانہ بنیادوں پر نہیں۔

اور خصوصاً اسی دفعہ کی شق نمبر (۴) میں ہے: اس آرٹیکل میں محولہ کسی قانون کی رو سے قرار دئے گئے یا اس کی تعمیل میں متعین کئے گئے کسی معاوضہ کے کافی ہونے یا نہ ہونے کو کسی عدالت میں زیرِ بحث نہیں لایا جائے گا۔

اس شق نے جائیداد کے مالکان سے یہ حق بھی چھین لیا ہے کہ کسی برائے نام عدالت سے رجوع کریں، حالانکہ پاکستان میں عدالتیں بھی مقتدر اداروں کے اشاروں سے فیصلے سناتی ہیں، مگر پھر بھی خفیہ اداروں کو خوف محسوس ہو رہا تھا کہ اگر کہیں کسی نڈر جج نے اِن اداروں کے خلاف فیصلہ سنایا تو قانونی پیچیدگی ہوگی، اس لیے آئینِ پاکستان نے عسکری اداروں کو ظلم و زیادتی کی وہ دستاویز دے رکھی ہے، جس کے بل بوتے پر وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

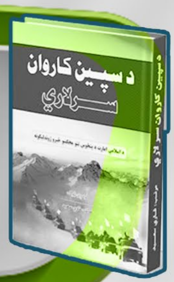
پاکستان کے مقتدر ادارے عوام سے ان کی جائیدادوں کے پالکانہ حقوق مختلف ناموں سے سلب کر رہے ہیں، اس پر مستقل قسط میں ان شاء اللہ تفصیلی کلام کریں گے۔

بہر حال! آئینِ پاکستان کی مذکورہ دفعات اور دیگر دفعات کی وجہ سے آج تک جو مظالم مقتدر اداروں نے کئے ہیں، وہ قانونی و آئینی ہیں، چاہے وہ دہشت گردی کے نام پر لوگوں کے جان، مال اور عزت کو پامال کرنا ہو، چاہے وہ حکومت کی رٹ چیلنج کرنے کے بہانے مدارس و مساجد کے تقدس کو پامال کرنا ہو، چاہے امن وامان کی خرابی کے بہانے دفعہ ایک سو چوالیس نافذ کر کے عوام کے حقِ آزادی کو سلب کرنا ہو، چاہے ملکی دفاع اور امن وامان بحال کرنے کے نام پر اپریشن کے نتیجے میں عوام کو اپنے گھروں سے بے دخل کرنا ہو، لوگوں کے گھروں اور بازاروں پر اندھا دھند بمباری کرنا ہو، کوئی ان سے پوچھ گچھ نہیں کر سکتا۔ تب ہی تو ستر کی دہائی میں وانا وزیرستان بازار کو ملیا میٹ کیا گیا، پچاس کی دہائی میں سینکڑوں کشمیریوں کو شہید کیا، ناموس ختم نبوت کے محافظین کو شہید کیا، ستر کی دہائی میں بنگال کے مسلمانوں کی جان، مال اور عزت کو مباح سمجھ کر تاراج کیا، ساٹھ سال سے بلوچ قوم کے ہزاروں جوانوں کو شہید کیا، بیس سال سے پورے وطنِ عزیز میں دہشت گردی کے نام پر مذہبی طبقے کو کچلا، پشتون قوم خصوصاً قبائل پر بے پناہ مظالم ڈھائے، مگر چونکہ یہ سب کچھ قانونی و آئینی کارروائیاں ہیں اس لیے کوئی شخص یا ادارہ فوجی اسٹیبلشمنٹ اور اس کے چہیتوں کو انصاف کے کٹھرے میں کھڑا نہیں کر سکتا۔

جاری ہے...

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج

فَمِنْهُم مَّن قَضٰى نَحْبَه وَمِنْهُم مَّن يَّنْتَظِرُ




امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی
سوانحِ حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب دسپین کاروان سرلاری کا اردو ترجمہ

# "رہنمائے قافلۂ حق"

مترجم: شیخ ابو محمد حماد

قسط (13)

## فاتحِ کابل شہید ملا بورجان صاحب رحمہ اللہ کی سوانح حیات

تحریر: شاہد غزنیوال صاحب

ملا بورجان شہید رحمہ اللہ کا اپنا نام ملا امین اللہ ہے، ان کے والد صاحب کا نام ملا محمد صادق صاحب اور دادا کا نام ملا موسیٰ جان صاحب ہے، ملا بورجان صاحب ۱۳۷۹ھ ق بمطابق ۱۹۵۸ء کو کندہار ولایت کی پنجوائی ولسوالی کے ''تلوکان'' گاؤں کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔

### تعلیم:

چونکہ موصوف کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا اس سے اُن کے والد کی یہ کوشش تھی کہ ان کا فرزند بھی خاندان کے اسلاف کی طرح علم کی دولت سے آراستہ ہو کر اپنے دین، عقیدے اور وطن کے لیے خدمات سرانجام دے سکیں۔

مگر تقدیرِ الٰہی سے موصوف اپنی زندگی کی دوسری دہائی میں تھے کہ اُن کے والد صاحب وفات پا گئے، اور یوں وہ اپنے والد کی شفقت ومہربانی سے محروم ہوئے، اور اپنی ماں کی سرپرستی میں خود کو علم کے حصول کے لیے وقف کیا۔ چونکہ موصوف کی دینی تعلیم کے ساتھ بہت لگن تھی اس لیے سخت مشقت اور مشکل حالات میں اپنے قریبی علاقائی مدارس ومساجد میں اپنی ابتدائی تعلیم جاری رکھی۔

### جہاد اور مبارزہ:

شہید ملا بورجان ابھی اپنی خواہش (اسلامی تعلیم کا حصول) پوری نہیں کرپائے تھے کہ وطنِ عزیز میں کمیونسٹوں نے فوجی بغاوت کے ذریعے اقتدار سنبھالا، اُس وقت شہید ملا بورجان نے ابتدائی جوانی میں قدم رکھا تھا، درس وتدریس سے محبت کے ساتھ ساتھ جہاد اور محاذِ جنگ کا شوق بھی جوش میں تھا، یہی وہ وقت تھا کہ ملک کے جنوب مغربی زون کے بشمول پورے ملک میں جہادِ اسلامی کا جھنڈا لہرایا جا چکا تھا، کمیونسٹ انتظامیہ نے حکومت مخالف اور کمیونسٹ مخالف نظریات کے الزام میں پورے ملک میں مدارس کے طلبہ اور اساتذہ اور اسلامی فکر رکھنے والوں کی گرفتاری کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا۔ اور پھر انہیں موجودہ صلیبیوں اور ان کے غلاموں کی طرح بغیر ثبوت کے کمیونسٹوں کے محاکم (عدالتوں) سے سزا دلوا کر شہید کرتے جا رہے تھے۔

چونکہ افغانستان کی سطح پر کمیونسٹ انتظامیہ نے بہت سے علماء کو سوشلزم نظریات کی مخالفت کی وجہ سے شہید کیا تھا، جن میں ملا بورجان کے اساتذہ بھی تھے اس لیے انہوں نے اُسی وقت تعلیم اور مدرسے کو خیرباد کہہ کر جہادی تنظیم کی راہ اختیار کی۔ اگرچہ اُس وقت ملا بورجان نو عمر تھے مگر غیرت، حمیت اور قربانی کے میدان میں سب سے بہادر، غیرتی، دلیر اور جہادی جذبہ سے سرشار مجاہد تھے۔

انہوں نے اپنی جہادی خدمات کا آغاز ۲۵ سال کی عمر میں کندہار ولایت کی پنجوائی ولسوالی میں جنوب مغربی علاقے کے مشہور جہادی کمانڈر ملا حاجی محمد اخند صاحب کے جتھے (گروپ) سے کیا، شہید ملا بورجان نے بہت کم وقت میں اپنی بے تحاشا بہادری اور دلیری کی بدولت گروپ میں سب سے بہادر اور غیرتی مجاہد کا لقب پایا، اور اسی وجہ سے پورے علاقے میں ایک شجاع، مدبر اور ہوشیار مجاہد کے نام سے انہوں نے شہرت پائی۔

۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۹ء ملک کا جنوب مغربی خطہ (خصوصاً کندہار ولایت کا مرکز) مجاہدین اور روسیوں اور ان کے کٹھ پتلی وغلام خلقی اور پرچمی کمیونسٹ انتظامیہ کے مابین خونریز جنگوں کا علاقہ تھا، کندہار ولایت کے مرکز اور اس کے اطراف میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں دسیوں روسی بکتر بند گاڑیاں اور بے شمار روسی فوجی مجاہدین کے خونریز معرکوں میں تباہ وبرباد نہ ہوتے ہوں۔ کندہار ولایت کی حیثیت اُس وقت روسی افواج اور اُن کی طرف سے کابل کے کٹھ پتلی انتظامیہ کے لیے فوجی ہیڈکوارٹر تھی، جو انتہائی اہمیت کی حامل ولایت تھی، جس طرح امریکیوں اور ان کے کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے لیے

ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس کے تحفظ اور مجاہدین کی کارروائیوں کے سد باب کے لیے وہ ہمہ وقت متوجہ رہتے۔

روسی افواج اور کٹھ پتلی انتظامیہ نے کندہار شہر کے تحفظ کے لیے اطراف میں کئی مضبوط و مستحکم حصار قائم کر رکھا تھا، کئی جنگی خطوط قائم کئے تھے، جن میں اسے روسی اور افغان فوجیوں کو تعینات کیا تھا جو جدید فوجی وسائل سے لیس تھے۔ بالمقابل مجاہدین کی بھی یہی کوشش تھی کہ اس اہم اسٹریٹجک شہر پر اپنے حملوں کو بڑھا کر اسے اپنے محاصرے میں رکھ سکیں۔

چنانچہ مجاہدین نے بھی اس کے لیے کندہار کے چاروں طرف (خصوصاً محلہ جات، پاشمول اور خوشاب کے علاقوں میں محاذ کھول دئے، اور ان میں) علاقے کے سب سے مجرب اور مدبر اُن مجاہدین کو تعینات کیا تھا کہ جن کے پاس جدید ہتھیار تھے، تاکہ کم نقصان میں کندہار شہر کا محاصرہ جاری رکھ سکیں۔ محاصرہ کرنے والے مجاہدین کی تعداد سینکڑوں میں تھی، جو مختلف جہادی تنظیموں کے ساتھ مربوط تھے، مگر جنگ کے وقت اُن سب کی سربراہی ملا بورجان کے پاس تھی۔

اگرچہ موصوف کی تنظیمی وابستگی مرحوم مولوی محمد یونس خالص کے اسلامی حزب کے ساتھی تھی، مگر اپنی جہادی شہرت کی وجہ سے انہوں نے اُس وقت کے تمام جہادی سربراہان کے دلوں میں خصوصی مقام بنا لیا تھا، تمام جہادی رہبران موصوف کی عسکری لیاقت وصلاحیت، ان کی بہادری اور عسکری سمجھ بوجھ کے قائل تھے، چنانچہ اسی وجہ سے انہوں نے کندہار کی سطح پر کندہار شہر کی جنگ کے خطِ اول کے عمومی مسئول کی حیثیت سے انہیں مقرر کیا تھا۔

روسی قبضے کے دوران کندہار ولایت کے مشہور مجاہدین اس بات کے گواہ ہیں کہ ملا بورجان وہ پہلے شخص تھے کہ دن دہاڑے روسی اور خلقی کمیونسٹ افواج کے مراکز پر تعارضی حملے کرتے۔

ملا بورجان شہید غیرت، قربانی، تدبیر، دلیری اور بہادری میں ایک مثالی نمونہ تھے، دشمن پر اُن کا خصوصی رُعب چھایہ رہتا تھا. جن عسکری کارروائیوں میں ملا بورجان بذاتِ خود شریک ہوتے تو تمام مجاہدین کو اپنی کارروائی کی کامیابی کا پورا یقین ہوتا۔ روسی قبضے کے دوران ایک رات مجاہدین نے ایک کارروائی ترتیب دی تاکہ کندہار شہر میں روسیوں کے ایک اہم فوجی مرکز پر حملہ کریں۔ اس حملے میں شریک مجاہدین کے کمانڈر بھی ملا بورجان تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس کے لیے چند بہادر مجاہدین کا انتخاب کیا، جن افغانستان کے اسلامی امارت کے سربراہ عالیقدر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد بھی تھے۔ ملا بورجان جب اُس فوجی مرکز کو پہنچے تو باقی مجاہدین کو فوجی قرار گاہ کے اطراف میں تعینات کیا، اور خود فوجی مرکز کی قریبی عمارت کی چھت پر چڑھ گئے، دیکھا کہ بہت سے روسی فوجی اور ان کے خلقی محافظین مرکز کے داخل ایک جگہ جمع ہیں اور کھیل کود میں مصروف ہیں، چنانچہ فوری طور پر اُن میزائل کو چھت پر چڑھا لیا جو مجاہدین اپنے ساتھ اس کارروائی کے لیے لائے تھے، اور روسی فوج کے ہجوم پر دورانِ غفلت شارٹ کیا، جس کے نتیجے میں بہت سے روسی فوجی اور ان کے مقام مزدور فوجی ہلاک وزخمی ہوئے، اور ساتھ میں اپنے تمام مجاہدین سمیت بحفاظت اپنے مراکز کو لوٹ گئے۔

اسی طرح جب ۱۹۸۸ء میں کندہار ولایت کی ارغنداب ولسوالی (جسے اُس وقت مجاہدین کا سب سے مضبوط محاذ سمجھا جاتا تھا) میں روسی افواج کی ایک بہت بڑی کانوائی آئی، جس کی کمان افغانستان میں روسی افواج کے سربراہ جنرل بوریس گروموف کے پاس تھی۔ یہ فوجی کانوائی روسی فوجی افسران کے بقول سب سے بڑی کانوائی تھی جو بڑی تعداد میں روسی فوج، جیٹ طیاروں، بکتربند گاڑیوں اور دیگر عسکری ساز وسامان سے لیس تھی۔

جنرل بوریس گروموف نے اپنی کتاب (**سرې لښکرې په افغانستان کې**) میں اس کانوائی اور مقابلے میں مجاہدین کے سخت مقابلے کے بارے میں تفصیلات لکھی ہیں۔

ارغنداب ولسوالی کندہار ولایت کے شمال مغرب میں پانچ کلومیٹر دوری پر ایک کثیر الآبادی زرعی ولسوالی ہے، جس کے شمال میں شاولی کوٹ، شمال مغرب میں خاکریز، مغرب میں ژڑئ ولسوالی اور جنوب مشرق میں کندہار شہر واقع ہیں۔ روسیوں نے ارغنداب میں اتنی بڑی فوجی کانوائی اس لئے بھیجی کہ مذکورہ ولسوالی کی اسٹراٹیجک موقعیت کی وجہ سے کندہار ولایت کے مرکز کے تحفظ اور شکست میں اس کا اہم کردار تھا۔

اس لڑائی میں روسی افواج نے جنوب مغربی علاقے میں ایک اور مشہور جہادی کمانڈر ملا نقیب اللہ صاحب (جو ارغنداب کے مجاہدین کے عمومی مسئول تھے) کو محاصرہ کر رکھا تھا، اُس وقت پاشمول اور محلہ

جات کے علاقے میں ملا بورجان بھی روسی افواج کے محاصرے کے خطرے سے دوچار تھے، مگر اُن سے یہ برداشت نہ ہوسکا کہ مجاہدین بھائی روسی افواج کی بمباری تلے محاصرے میں رہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بہت سے بہادر اور دلیر مجاہدین کے ساتھ محاصرہ کنندہ روسی افواج کے خط کے پیچھے سے مدبرانہ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دشمن کو شکست پر مجبور کیا اور مجاہدین کو اُن کے محاصرے سے چھڑا لیا۔

شہید ملا بورجان کی سربراہی میں ارغنداب ولسوالی سے روسی افواج کے بڑے حملے کو ناکام بنانا اس بات کا سبب بنا کہ افغانستان سے انخلاء (یعنی ۱۵-۱-۱۹۸۹ء) تک روسی افواج نے پھر اس کی جرأت نہیں کی کہ کندہار ولایت کے مجاہدین کے کسی مرکز کو محاصر میں لائے، یا اس پر حملہ آور ہوں۔ ملا بورجان کے اس تاریخی کارنامے نے موصوف کی شہرت اور محبوبیت میں مزید اضافہ کرکے چار چاند لگائے۔

ملا بورجان شہید کے جہادی دور کا امتیاز ہے کہ دشمن نے کبھی بھی اُن پر حملے کی جرأت نہیں کی، برعکس روسی اور مزدور فوجیں ہمیشہ اُن کے تباہ کن حملوں کی زد میں رہیں۔

ملا بورجان شہید نے جہاد کے پورے زمانے میں جنوب مغربی علاقے کے مجاہدین کے مابین ایک بہادر اور عسکری مسئول وکمانڈر کی حیثیت سے روسی افواج کے خلاف دوبدو کی لڑائیوں میں زندگی بسر کی، انہی لڑائیوں میں وہ دوبار سخت زخمی ہوئے، پہلی بار ۱۹۸۶ء میں کندہار شہر کے مضافات باغ پل کے علاقے میں جب مجاہدین روسی افواج کے گھیرے میں آئے اور ملا بورجان ان کا محاصرہ توڑنے کی غرض سے وہاں پہنچے، وہاں مجاہدین کے محاصرے کو توڑنے کے بعد زمین میں نصب ایک مائن کے انفجار سے زخمی ہوئے۔ دوسری بار ۱۹۸۷ء میں محلہ جات کے علاقے میں روسی افواج کے خلاف خونریز معرکے میں زخمی ہوئے، محلہ جات کی یہ لڑائی روسی افواج نے مجاہدین کے خطِ اول کو ختم کرنے کی غرض سے چھیڑ رکھی تھی، اس لڑائی میں جاجی معاون صاحب (ملا محمد ربانی صاحب) کے بشمول کئی اہم جہادی سربراہان زخمی ہوئے۔ مگر ملا بورجان کے بار بار زخمی ہونے سے اُن کے جہادی عزم پر کوئی اثر نہیں پڑا، ان کا حوصلہ بلند ہی رہا، بلکہ ہر بار زخم مندمل ہونے سے پہلے ہی محاذِ جنگ کا رُخ کرتے دکھائی دئے۔

افغانستان میں نجیب کی سربراہی میں قائم کمیونسٹ نظام کے خاتمے کے بعد ملا بورجان نے بھی دیگر مخلص مجاہدین کی طرح گھر بیٹھنے کو ترجیح دی، چنانچہ تنظیمی اختلافات کے وقت انہوں نے کسی گروہ کا ساتھ نہیں دیا۔

**طالبان کی اسلامی تحریک کی تاسیس میں شہید ملا بورجان کا کردار:**

افغانستان میں طالبان کی اسلامی تحریک ایسے حالات میں وجود میں آئی کہ شہید ملا بورجان کی طرح بہت سے مخلص مجاہدین چودہ سالہ مقدس جہاد کے ممکنہ ثمرات اور نتائج سے مایوس ہو چکے تھے، پورے ملک میں خانہ جنگی جاری تھی، پورا ملک جل رہا تھا، اور ڈیڑھ ملین شہداء کی قربانیوں کے امنگوں کے برخلاف کابل میں عالمی کفر کے مکر وفریب کی وجہ سے ایک فاسد ادارہ وجود میں آچکا تھا جو کابل میں حاکم تھا۔

جن مجاہدین نے ملک میں ایک خالص اسلامی نظام کی تطبیق وتنفیذ کے لیے بے دریغ قربانیاں دیں تھیں، جنھوں نے تکالیف کو جھیل رکھا تھا، جنھوں نے بے شمار رشتہ داروں اور محاذِ جنگ کے ساتھیوں کی قربانی دی تھی، اس لئے دیگر ہم وطنوں کی بنسبت ان مجاہدین کے لئے یہ حالات بالکل ناقابلِ برداشت تھے، کیونکہ انہوں نے اسلامی حکومت کے قیام کے لیے سب سے زیادہ تکالیف برداشت کی تھیں، چنانچہ ان اصحابِ عزیمت اور اصحابِ عزائم کے لیے ملک کے نامناسب حالات کے مقابلے میں سرنڈر کرنا اور آرام سے بیٹھنا گوارہ نہ تھا، بلکہ اسے وہ اپنے شہداء کے ساتھ جفا سمجھ رہے تھے، چنانچہ انہی راسخ العقیدہ اور مضبوط عزم والے لوگوں میں سے ایک ملا بورجان صاحب بھی تھے، کہ جنھوں نے منزلِ مقصود تک پہنچنے کی غرض سے طالبان کی اسلامی تحریک کے مؤسس ملا محمد عمر مجاہد کا ساتھ دیا، اور انتہائی اخلاص، دلیری اور بہادری کے ساتھ تحریک کی ابتداء ہی میں اُن کے ہمراہ ہوئے۔

۱۹۹۴ء ماہِ جولائی کے آغاز سے ۲۷ دسمبر ۱۹۹۶ء کابل کے تصفیہ تک سیاسی اور عسکری میدان میں جتنی کامیابیاں طالبان کی اسلامی تحریک کو نصیب ہوئیں اُن سب میں ملا بورجان شہید کی مخلصانہ قربانیوں،

تھکاوٹوں، محنت اور کوششوں کا بڑا کردار رہا ہے۔

۵-۱۱-۱۹۹۴ میں جب طالبان نے کندہار ولایت کو کنٹرول کیا اور وہاں طالبان کی اسلامی تحریک کی عالی شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا تو شہید ملا بورجان مذکورہ شوریٰ کی رکنیت سمیت اسلامی تحریک میں بعض عسکری امور کی تنظیم و ترتیب کی ذمہ داری بھی انہیں دی گئی۔

ابتداء میں انہیں کندہار کا امنیہ قومندان مقرر کیا گیا، اس کے بعد جب طالبان نے دیگر ولایات کے تصفیے کے لیے اقدامات کے انسجام و ترتیب میں حاجی معاون ملا محمد ربانی صاحب اور تحریک کے عمومی عسکری قومندان شہید حاجی ملا محمد اخند کی ساتھ ملا بورجان صاحب نے بھی بنیادی کردار ادا کیا، جن کی بدولت طالبان بہت ہی کم مدت میں کندہار سے لیکر کابل کے اطراف (چاراسیاب، میدان شار) تک پہنچ گئے۔

۱۴-۲-۱۹۹۵ کو کابل کے جنوب میں واقع چاراسیاب کے علاقے میں ملا بورجان شدید زخمی ہوئے، اور علاج معالجے کے لیے کندہار تشریف لے گئے، وہاں تھوڑے استراحت اور علاج کے بعد واپس کابل کے جنوب میں واقع چاراسیاب کے جگڑے میں خطِ اول کی تنظیم کے لیے تشریف لے گئے۔

۲ فروری ۱۹۹۵ء کو اور پھر ۱۹۹۶ء کے اگست کے مہینے تک طالبان نے کئی بار کابل کو فتح کرنے کی کوششیں کیں، مگر ان میں انہیں کامیابی نہ مل سکی۔ اس کے بعد ملا بورجان صاحب نے طالبان قیادت کے مشورے سے مشرق کی جانب سے کابل کو فتح کرنے کا پلان بنایا۔

چنانچہ ۱-۸-۱۹۹۶ کو اس نئے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا آغاز پکتیا کے علاقے اریوب اور سپینے شگے سے ہوا، سپینے شگے، حصارک، ازرے، ننگرہار ولایت، کنڑ، لغمان اور سروبی کے تصفیہ کے بعد ایک ماہ ۲۶ دن میں لڑائی کا خطِ اول کابل کے مشرقی دروازے ''ماہی پر'' کے علاقے تک پہنچ گیا۔

## ملا بورجان کی عبقری شخصیت:

ملا بورجان باوجود اس کے کہ انہوں نے کسی حربی تعلیمی ادارے میں جنگی تعلیمات حاصل نہیں کی تھیں، اور نہ ہی کسی جنگی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل تھے، مگر وہبی طور پر اللہ تعالی نے انہیں خصوصی جنگی مہارت سے نوازا تھا۔

جنوب مغربی علاقے کے مجاہدین اس بات کے گواہ ہیں کہ سابقہ جہاد کے دوران جب بھی ملا بورجان کندہار شہر میں کارروائی کی منصوبہ بندی کرتے تو اُس دن پورے شہر میں کمیونسٹوں کی نقل و حرکت تقریباً موقوف ہوتی، کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ ملا بورجان دشمن کے اہداف کو نشانہ بنانے کے لیے دقیق و مدبرانہ پروگرام بناتے ہیں، اسی خوف کے بسبب کوئی بھی اپنے مرکز اور ٹھکانے سے باہر جانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

طالبان کی اسلامی تحریک کے دوران جہاں ملا بورجان موجود ہوتے وہاں طالبان کی عسکری کامیابی کی رفتار بہت تیز ہوتی، اور مجاہدین کا نقصان بھی کم سے کم ہوتا۔ کیونکہ ان کی عادت تھی کہ ہر عسکری کارروائی سے پہلے فتح اور ناکامی کے متعلق دقیق معلومات جمع کر کے پلان بناتے تھے۔

بطورِ مثال: مرحوم ملا بورجان کہا کرتے تھے کہ عسکری تجربے کی اساس پر کابل کو چاراسیاب اور میدان شار کی جانب سے ہم فتح نہیں کر سکتے، البتہ ہم عسکری اقدامات اگر مشرق کی جانب سے اٹھائیں تو بہت کم وقت میں کابل کو فتح کیا جا سکتا ہے۔

اور ایسا ہی ہوا، چنانچہ اُن کے مشورے سے فتحِ کابل کا پروگرام جب مشرق کی جانب سے شروع ہوا تو جو مدت انہوں نے بتائی تھی اتنی ہی مدت میں طالبان کابل کو مکمل طور پر اپنے زیرِ تسلط لانے میں کامیاب ہوئے۔

## ملا بورجان کی غمخواری اور رحمدلی:

باوجود اس کے کہ ملا بورجان صاحب نے اپنی پوری زندگی عسکری کاموں میں کھپا دی، اور ہمیشہ وہ جنگی امور کے ساتھ ہی متعلق رہے، مگر اخلاقی اعتبار سے بہت زیادہ حلیم، نرم مزاج، اور خوش طبع انسان تھے، جہادی کارروائیوں کے دوران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا تعامل قرآن کریم کی اس آیتِ مبارک کا مصداق تھا: [اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ]

سخت جنگی حالات میں بھی ان کی کوشش ہوتی کہ کسی کا خونِ ناحق نہ گرے، طالبان کی تمام تر عسکری کارروائیوں کے دوران اُن کی کوشش ہوتی کہ مخالفین کا کم سے کم جانی نقصان ہو، اُن کی کوشش ہوتی کہ دشمن کے لیے ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ یا تو وہ تسلیم

ہوں یا انہیں پسپائی پر مجبور کیا جائے۔

۲ فروری ۱۹۹۵ء کو جب طالبان نے میدان شار اور لوگر کو فتح کیا تو بی بی سی ریڈیو کے پشتو شعبے نے ملا بورجان صاحب کے ساتھ طالبان کی عسکری کامیابیوں کے حوالے سے ایک انٹرویو کیا، اینکر نے اپنے دیگر سوالات کے ساتھ یہ سوال بھی اُن سے پوچھا کہ آپ تمام عسکری کارروائیاں دن کے وقت کیوں سرانجام دیتے ہیں؟ رات کو آپ کی عسکری نقل وحرکت نظر نہیں آتی؟ تو انہوں نے جواباً کہا کہ ہم حالتِ غفلت میں اپنے مخالفین پر حملہ نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ ایسی صورت میں دشمن کی ہلاکتوں کا زیادہ امکان ہوتا ہے، جبکہ ہم نہیں چاہتے کہ انہیں ہلاک کریں، ہم دشمن کو قتل کئے بغیر علاقہ فتح کرنا چاہتے ہیں۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ ورتخمین تنگی (جہاں ملا بورجان شہید ہوئے تھے، اور جہاں طالبان نے مسجد بنوائی تھی) میں کرزئی حکومت نے ایک چیک پوسٹ قائم کی ہے، جسے انہوں نے ملا بورجان کی طرف منسوب کیا ہے، چنانچہ اس چیک پوسٹ کی ایک دیوار پر انہوں نے (اپنے تحفظ کے لیے) بڑے حروف سے لکھا ہے: (د ملا بورجان امنیتی پوستہ) یعنی ملا بورجان چیک پوسٹ۔

ایک دفعہ ملا بورجان چاراسیاب میں جنگ کے خطِ اول میں چند طالبان پر برہم ہوئے، انہیں برا بھلا کہا، مگر جب اپنے مرکز کو تشریف لے گئے تو اپنے کردہ رویے پر نادم ہوئے، چنانچہ مذکورہ مجاہدین سے معذرت کے لیے واپس ان کے یہاں گئے، ہر ایک سے جداگانہ معافی طلب کی، چنانچہ انہیں راضی کیا، اور سب کو گلے لگا کر واپس اپنے مرکز تشریف لے گئے۔

### ملا بورجان صاحب کا تقوی اور دیانت:

ملا بورجان جس طرح شہامت، دلیری اور بہادری میں مشہور تھے، اسی طرح دیانت، اخلاقِ حسنہ اور پرہیزگاری میں بھی مثالی نمونہ تھے، وہ بیت المال سے اپنے ذاتی کاموں میں بالکل استفادہ نہیں کرتے، اوروں سے بھی یہ کہتے کہ اگر خدا نخواستہ مجاہدین بیت المال کے ساتھ خیانت کریں تو اُن کی مشکلات بڑھیں گی، یعنی انہیں جانی ومالی نقصانات کا سامنا کرنے پڑے گا۔ باوجود اس کے کہ ملا بورجان پوری زندگی بڑی بڑی مسئولیتوں پر رہے ہیں مگر اُن کے گھرانے کی اقتصادی حالت بہت کمزور تھی۔

انہوں نے پوری زندگی جہاد میں گزاری، انہوں نے اپنے لئے کچھ بھی نہیں کیا، ان کی زندگی میں معمول کی گزر بسر کی حالت عموماً اتنی خراب رہتی کہ یومیہ ضروریات پوری کرنے کے لیے انہیں اپنے ساتھیوں سے قرض لینا پڑتا، وہ قرض لیکر اپنی ضروریات پوری کرتے۔

### ملا بورجان صاحب کی شہادت:

جہاد اور محاذِ جنگ کا شاہکار، غیرت وشجاعت اور قربانی کا عملی نمونہ، تقوی، صداقت اور اخلاص کا پیکر، بطلِ بے ریا، عظیم مجاہد، محترم ملا بورجان صاحب (ملاامین اللہ صاحب) ۱۳۷۵ھ ش سال کے ماہ میزان کی ۵ تاریخ کو ورتخمین تنگی کے علاقے میں مخالفین کی جانب سے فائر کردہ ۸۲ ایم ایم توپ کے گولے لگنے سے شہادت کے اعلی مقام پر فائز ہوئے۔ چنانچہ ۳۸ سال کی عمر میں اسلامی، جہادی

اور ملی قابلِ رشک حیات کا چراغ بجھ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حافظ شیرازی

# عیدالاضحیٰ کے پرمسرت موقع پرامیر تحریک طالبان پاکستان مفتی ابو منصور عاصم (نورولی محسود) حفظ اللہ کا پاکستانی عوام کے نام پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الکریم ، وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ الی یوم الدین

امابعد؛قال اللہ تبارک وتعالی:

"قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین"

(انعام:۱۶۲)

میرے عزیز مسلمان بھائیو بہنو!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید قربان عیدالاضحیٰ کی آمد پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ، اور جن حضرات نے حج، عمرہ اور قربانی جیسی عظیم عبادت انجام دینے کا ارادہ کیا ہے ، ان کے شرف قبولیت کے لئے دعاگو ہوں۔

اس مبارک موقع کی مناسبت سے میں مسلمانانِ عالم اور بالخصوص اہلیانِ پاکستان سے چند گذارشات عرض کرنا چاہتا ہوں :

* ذوالحجہ 1445 ھجری سال کا آخری مہینہ ہے اوراس مہینہ کی بھی وہ مبارک دس راتیں ہیں جن کی عظمت شان پر رب العالمین نے سورۃ الفجر میں قسم کھائی ہے ، اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالی کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ

* بقر عید کے مبارک ایام میں اہم ترین عبادت قربانی کا حلال جانور قربت باری تعالی کی خاطر پیش کرنا ہے،

یہ وہ عظیم عبادت ہے جس کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے ؟ فرمایا : "یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔" انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !اس میں ہمارے لیے کیا اجر وثواب ہے ؟ فرمایا : "ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔" صحابہ نے عرض کیا اور اون کے بدلے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فرمایا : "اون کے ہر ہر روئے کے بدلے بھی ایک نیکی ملے گی"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : "انسان نے قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ کے نزیک خون بہانے سے زیادہ محبوب ہو۔"

ترمذی وابن ماجہ

* پاکستان کے سیاسی ، معاشی ، امنیتی تناؤ اور نوجوانان اسلام کی دین دشمن حکمرانوں کے مظالم کے خلاف بیداری کو دیکھتے ہوئے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مبارک عشرہ کے بعد خطے اور پاکستان کے حالات نہایت تیزی کے ساتھ بدلنے جارہے ہیں، ستتر سالہ ریاستی مظالم اور پاکستان پر مسلط اسٹیبلشمنٹ کے چنگل سے آزادی اور نجات حاصل کرنے کا وقت نہایت قریب ہے ، سو آنے والی تبدیلی کا رخ درست سمت موڑنے میں پاکستان کا نوجوان اور باشعور طبقہ اپنا کردار اور دینی فریضہ ادا کئے بغیر نہ رہے۔

* علمائے حق اور سیاسی ومذہبی جماعتوں کے قائدین حقائق کو اچھی طرح جان اور مان بلکہ اعلان کرچکے ہیں کہ پاکستان کے سیاسی ، معاشی اور امنیتی تباہی کا ذمہ دار انگریزوں کا پروردہ اور تین جنگوں میں شکست خوردہ جرنیلی طبقہ ہے۔ اسی طرح ملک کو عالمی استعماری قوتوں کا اڈہ بنانے ، اور معزز پاکستانی قوم کو ذلت کی چکی میں پیسنے کے ذمہ داران بھی انگریزی سامراج کا خود کاشتہ اسٹیبلشمنٹ نامی پودا ہے۔

یہ سب کچھ جاننے اور ماننے کے باوجود بھی ان غداران دین وملت کی پرفریب چالوں میں آنا اور جھوٹے وعدوں میں خود اور قوم کو دوبارہ دھکیلنا بڑی ناانصافی ہوگی ، لمحوں نے خطا کی؛صدیوں نے سزا پائی۔

* قبائلی مشران اور قومی عمائدین سے اتنا کہوں گا کہ دہشتگردی کے نام پر آپریشنوں کی آڑلے کر کرایہ دار، قاتل فوج نے ایک طرف استعماری طاقتوں کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا کر مغربی سرحد پر کشیدگی کے بہانے قبائلی عوام اور برادر اسلامی ملک کے ساتھ دشمنی کا بیج بویا ، تو دوسری جانب امریکہ سے اربوں ڈالر وصول کرکے لاکھوں قبائل کو خانہ بدوشی اور ملک بدری پر مجبور کیا۔

نیز قبائلی پٹی کی دینی اور قومی خود مختاری اور حریت کو بعض خائنین کی وساطت سے سلب کرکے قیمتی معدنیات اور ذخائر پر ڈاکہ ڈالا۔ لیکن بفضل اللہ تحریک طالبان پاکستان کے سر بکف مجاہدین نے مغربی وظیفوں پر پلنے والی فوج کو یہ مقاصد ہضم نہ کرنے کا عزم مصمم کرکے ان کی ناک میں دم کرکے رکھ دیا ہے۔

* خطے کے ممالک اور بین الاقوامی قوتوں پر یہ واضح کرتا چلوں کہ ہمارا کوئی خارجی ایجنڈا نہیں ہے ، ہماری جنگ پاکستانی قابض فوج سے مقبوضہ خطہ آزاد کرانے اور تمکین کے بعد حسب استطاعت شرعی بنیادوں پر اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کی خاطر ہے ، پاکستان کے مقتدر اداروں کی بھرپور کوشش ہے کہ سیکیورٹی اداروں کی گرتی ساکھ کو سہارا دینے اور کھلی شکست کو چھپانے کی خاطر خطے اور عالمی قوتوں کو اس جنگ میں دھکیلا جائے ، لہذا دیگر قوتیں پاکستان کی شاطرانہ چالوں سے ہوشیار رہیں، اور اس جنگ میں شامل ہونے سے گریز کریں۔

* آخر میں اس ملک میں بسنے والی تمام اقوام اور بالخصوص قبائل، پشتون، بلوچ، کشمیری، سرائیکی، سندھی اور پنجابی قوموں کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہوں گا کہ پاکستانی ریاستی بدمعاش اور اسی فیصد سے زائد قومی خزانہ لوٹنے والے سیکیورٹی ادارے تحریک طالبان پاکستان کے مقابلے میں بری طرح شکست سے دوچار ہو چکے ہیں، اس لوٹی ہوئی رقم کو ھضم کرنے اور آئندہ کے لئے بھی قومی خزانہ دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کے واسطے مختلف اقوام کو امن کمیٹیوں کے نام سے موجودہ جنگ کا ایندھن بنانے کے لئے ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ لہذا مزید ان غداران دین وملک کے منصوبوں اور چالوں میں آنے سے ہوشیار رہیں،

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور اسکی حقیقت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کے لئے پیش خیمہ بنائے اور ہمیں اس ظاہری و مادی قربانی کی طرح اللہ تعالی کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ، و الموفق

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

# جہاد

## علامہ اقبال (ضرب کلیم)

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود و بے اثر

تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر

تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ یورپ سے در گزر

# جنون

امیر قزلباش

مرے جنوں کا نتیجہ ضرور نکلے گا
اسی سیاہ سمندر سے نور نکلے گا

گرا دیا ہے تو ساحل پہ انتظار نہ کر
اگر وہ ڈوب گیا ہے تو دور نکلے گا

اسی کا شہر وہی مدعی وہی منصف
ہمیں یقیں تھا ہمارا قصور نکلے گا

یقیں نہ آئے تو اک بات پوچھ کر دیکھو
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

اس آستین سے اشکوں کو پوچھنے والے
اس آستین سے خنجر ضرور نکلے گا

# نئی صبح و شام

ابوالمجاہد زاہد

نئی صبح چاہتے ہیں نئی شام چاہتے ہیں
جو یہ روز و شب بدل دے وہ نظام چاہتے ہیں

وہی شاہ چاہتے ہیں جو غلام چاہتے ہیں
کوئی چاہتا ہی کب ہے جو عوام چاہتے ہیں

اسی بات پر ہیں برہم یہ ستم گران عالم
کہ جو چھن گیا ہے ہم سے وہ مقام چاہتے ہیں

کسے حرف حق سناؤں کہ یہاں تو اس کو سننا
نہ خواص چاہتے ہیں نہ عوام چاہتے ہیں

یہ نہیں کہ تو نے بھیجا ہی نہیں پیام کوئی
مگر اک وہی نہ آیا جو پیام چاہتے ہیں

تری راہ دیکھتی ہیں مری تشنہ کام آنکھیں
ترے جلوے میرے گھر کے در و بام چاہتے ہیں

وہ کتاب زندگی ہی نہ ہوئی مرتب اب تک
کہ ہم انتساب جس کا ترے نام چاہتے ہیں

نہ مراد ہوگی پوری کبھی ان شکاریوں کی
مجھے دیکھنا جو زاہدؔ تہ دام چاہتے ہیں



رواں سال 2024ء

## ماہ جون میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

جون

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین سال ۲۰۲۴ء ماہ جون میں کل ۹۶ حملے کیے، جس میں عسکری و خفیہ اداروں کے ۱۹۷ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے
کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۲۰۲۴/۶/۱
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں ٹانک روڈ پر مجاہدین نے فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۶/۱
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل گومل کے علاقے کوٹ اعظم میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۶/۱
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل وانا میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنایا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۱
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں لونی میں باچاباد قلعہ کی طرف راشن لے جانے والے فوجی کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۶/۱
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی ہلاک اور سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۶/۱
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں اسکول نما فوجی مورچے پر مجاہدین نے حملہ کیا

جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۶/۲
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں یادگار پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی مڈی روڈ پر مجاہدین کی طرف سے حکمت عملی کے تحت لگائی گئی مائن کو فوج ناکارہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ گھات لگائے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور دیگر کو زخمی کردیا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی کے علاقے خسوخیل پل پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹوں پر اسنائپر اور دیگر اسلحے سے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے سرکائی منزکائی بند خیل سرلیک میں چھاپے کی نیت سے آئی ہوئی فوج پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے چار فوجی اہلکاروں کو ہلاک کردیا جس کے بعد فوج واپس چلی گئی اور چھاپہ ناکام ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل وانا میں مجاہدین نے فوج کیلئے جاسوسی کرنے والے حسن سرکی خیل کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت کراچی، سہراب گوٹھ جمالی پل کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلرز نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا جس میں ایک پولیس اہلکار ہلاک جبکہ دوسرا زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں مجاہدین نے خفیہ ایجنسیوں کے آلہ کار شاہ جہان کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل شیواہ کے علاقے المباری میں مجاہدین نے پولیس اہلکار اور ایم آئی کے جاسوس عبد الرحیم عرف ابراھیم ولد گل خان کو فائرنگ کرکے قتل کردیا

۲۰۲۴/۶/۳
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل پروآ کے علاقے کڑی شموزئی میں فوجی کیمپ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے، جبکہ ایک عدد بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا۔

۲۰۲۴/۶/۴
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل صدہ کے گاؤں منڈان میں فوج نئی پوسٹ بنارہی تھی کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کر کے پوسٹ کو تخریب کا نشانہ بنایا اور مشینری کو آگ لگا دی

۲۰۲۴/۶/۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے شگئی میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۶/۵
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے ڈوگرہ میں

مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر لیزر گن سمیت دیگر ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے

۲۰۲۴/۶/۵
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی شوزنگل میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے

۲۰۲۴/۶/۶
ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈی ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں بادشاہ آباد میں واقع فوجی قلعے پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا جبکہ دو کیمرے بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۰۲۴/۶/۶
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسوخیل گلشن اڈہ میں فوج کی گشتی پارٹی پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۶
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں بوبلی چک سر مورچے پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کیا جس میں تقریباً دس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۷
ولایت بنوں، تحصیل لکی مروت کے علاقے سوربند میں مجاہدین نے فوجی چھاؤنی پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۶/۷
ولایت بنوں، لکی مروت کی تحصیل نورنگ میں گنڈی چوک کے قریب مجاہدین نے دو سی ٹی ڈی اہلکاروں پر حملہ کیا جس سے

وحید نامی ایک اہلکار ہلاک جبکہ دوسرا شدید زخمی ہوا

۲۰۲۴/۶/۸
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ خواجل خیل میں شریعت دشمن فوج کی گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس دو افسران سمیت متعدد اہلکار زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۶/۸
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹانک روڈ پر مجاہدین نے ڈی ایس پی کلاچی ایس ایچ او ہتھالہ اور آر آر ایف کی گاڑیوں پر مائن بلاسٹ کی اور پھر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں کئی اہلکاروں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۶/۸
ولایت بنوں، بکاخیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، طالبان نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک اہلکار کو زخمی کردیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۹
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میرانشاہ کے علاقے میسترбл میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر گھات لگانے کی کوشش کی بروقت اطلاع ملنے پر مجاہدین نے شریعت دشمن فوج پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں چھ اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۶/۹
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل سپین وام کے علاقے بوبلی چک سر پوسٹوں پر مجاہدین نے لیزر گن حملے کئے جس کے نتیجے میں دس فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ایک مجاہد بھی شہید ہوا

۲۰۲۴/۶/۹
ولایت پشاور، ضلع نوشہرہ خویشکی میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین نے ہینڈ گرینڈ حملہ کیا جس کئی اہلکار زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۶/۹

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی تحصیل ریاست لوئی سم میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں کئی اہلکاروں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۶/۹

ولایت بنوں، ضکر لکی مروت علاقے وانڈہ شہاب الدین میں شریعت دشمن فوج کی ایک کانوائی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا اور اس کے بعد گھات حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو گاڑیاں تخریب بنیں جبکہ پندرہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۶/۹

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی میں مجاہدین نے ایک کارروائی میں پولیس اہلکار ظہور خان ولد فقیر گل کو جودرہ روڈ پر واقع چیک پوسٹ سے گرفتار کیا، بعد میں گرفتار اہلکار کو اس ضمانت پر رہا کیا گیا کہ آئندہ پولیس کی ڈیوٹی نہیں کرے گا

۲۰۲۴/۶/۹

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی میں واقع جودرہ پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایف سی کے تین اہلکار ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۶/۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان میر علی مچیٔ خیل چیک پوسٹ کے قریب شریعت دشمن فوج کی گاڑی پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۶/۱۰

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل گومل علاقہ گومل بازار میں مجاہدین نے ایک خفیہ کاروائی میں فوجی جاسوس محمد الرحمن ولد گل محمد کو قتل کردیا، یاد رہے مذکورہ شخص مجاہدین پر چھاپوں میں شریعت دشمن فوج کا ساتھ دیتا تھا۔

۲۰۲۴/۶/۱۱

ولایت کوہاٹ، ضلع کرک علاقہ گرگری کے قریب سام بانڈہ میں واقع مول آئل گیس پلانٹ کی طرف آنے والے پولیس اور ایف سی اہلکاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے، حملے کا شکار ہونے والے اہلکاروں کی مدد کیلئے آنے والے ایف سی اور پولیس دستوں پر بھی مجاہدین نے حملے کیے

۲۰۲۴/۶/۱۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی خدی مارکیٹ کے مورچے پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا

۲۰۲۴/۶/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان اعظم ورسک کے علاقے برمل میں مجاہدین نے ایک کاروائی میں فوجی جاسوس بخته نور کو قتل کردیا

۲۰۲۴/۶/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں مجاہدین نے پولیس کی گاڑی پر گھات حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین پولیس اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے جبکہ گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۴/۶/۱۲

ولایت کوئٹہ، کچلاک کے علاقے جہانگیر آباد میں واقع ایف سی چیک پوسٹ کے قریب ایف سی کی ایک گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں چار اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا جبکہ گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی

۲۰۲۴/۶/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل شیوا کے علاقے دورزندہ میں مجاہدین نے شریعت دشمن فوج اور ایف سی کانوائے پر

گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں چھ اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے جبکہ ایک بکتر بند ٹینک کو بھی RB سے تخریب کا نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۴/۶/۱۲
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے، حملے کا شکار ہونے والے فوجی اہلکاروں کی مدد کیلئے مزید فوجی اہلکاروں نے ایک ٹینک سمیت علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کی جس پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں بھی جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۶/۱۲
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی تحصیل واڑہ ماموند میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا۔

۲۰۲۴/۶/۱۳
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل پروا کے علاقے منگل موڑ میں شریعت دشمن فوج پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۱۳
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں لیزر گن کا استعمال بھی کیا گیا جنگ تقریبا بیس منٹ تک جاری رہی اطلاعات کے مطابق اس حملے میں ناپاک فوج کا ایک اہلکار ہلاک ہوا جبکہ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۶/۱۴
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی تحصیل لوئ ماموند دنگی ولی سر پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن اور جی ایل سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے، اطلاعات کے مطابق پانچ چھ ایمبولینس گاڑیاں زخمیوں سے بھرتے ہوئے دیکھی گئیں ہیں۔

۲۰۲۴/۶/۱۴
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل سراروغہ کے علاقے وچہ خوڑ میں خونخیل چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۱۴
ولایت کوئٹہ، مرکزی شہر کوئٹہ کے علاقے نواں کلی زرغون آباد تھانے کے قریب مجاہدین نے فائرنگ کرکے پولیس اہلکار کو قتل کردیا۔

۲۰۲۴/۶/۱۵
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی خدی مارکیٹ کے مورچے پر طالبان نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا، اس کے بعد کچھ جی ایل بھی فائر کئے

۲۰۲۴/۶/۱۵
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل سراروغہ کے علاقے بنگی والا راغزی قلل میں طالبان نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کی اطلاع ہے جبکہ ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا

۲۰۲۴/۶/۱۵
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی کے علاقے روڑی میں طالبان نے فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے

۲۰۲۴/۶/۱۶
ولایت کوہاٹ، ضلع ہنگو کے علاقے ورستہ روڈ پر مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا جس میں ایک پولیس اہلکار ہلاک اور

ایک زخمی ہوا۔

۱۶/۶/۲۰۲۴

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر تحصیل جندول میں مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر حملہ کرکے ایک سیکیورٹی کیمرے کو مار گرایا۔

۱۶/۶/۲۰۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان علاقہ خوشالی میں فوجی بکتر بند گاڑی کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے مائن حملے کا نشانہ بنایا دھماکے کے نتیجے میں گاڑی میں موجود تمام اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ بکتر بند گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی۔

۱۶/۶/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، تحصیل و ضلع ٹانک میں ملازئی تھانے پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۱۶/۶/۲۰۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل دتہ خیل کے علاقے گندابہ میں مجاہدین نے فوجی بیس پر تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے

۱۷/۶/۲۰۲۴

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل صدہ سنگڑوبہ تھانہ کی حدود میں مجاہدین پر ناپاک فوج نے چھاپہ مارا جسے مجاہدین کی جانب سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور جھڑپ میں پانچ فوجی اہلکار ہلاک ہوگئے بعد میں ان محاصرہ اہلکاروں کی مدد اور لاشیں اٹھانے کیلئے مزید فوجی گاڑیاں علاقے میں داخل ہوئیں، جن پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں مزید دس فوجی اہلکار زخمی ہوئے جھڑپ میں ایک جانباز مجاہد بھی شہید ہوا۔

۱۹/۶/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی ٹانک روڈ پر مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۹/۶/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی کے گاؤں ملنگ میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنایا جوابی حملے میں چھ اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے

۱۹/۶/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل سراروغہ کے علاقے وچہ خوڑہ پانڈے خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے گھمسان کی جنگ لڑی جس میں فوج کے کئی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے جبکہ چھاپے میں تحریک طالبان پاکستان کا ایک جانباز مجاہد بھی شہادت کا جام نوش کر گئے

۱۹/۶/۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل باڑہ تیراہ میدان ملک دین خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بھرپور مزاحمت کی جس کے نتیجے میں ایس ایس جی کمانڈوز کی کئی اہلکار ہلاک جبکہ کیپٹن سمیت پانچ اہلکار زخمی ہوئے تین ساتھی بھی شہید ہوئے۔

۲۰/۶/۲۰۲۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل وانا گاؤں زڑی نور میں مجاہدین نے سرنڈر افراد اور حکومتی ملیشیا کے مشترکہ پارٹی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے

۲۱/۶/۲۰۲۴

ولایت بنوں، بکاخیل کے علاقے غاڑہ بکاخیل گیٹ گراونڈ

میں سی پیک روڈ پر مجاہدین نے فوجی قلعے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے حملے میں ایک عدد سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۴/۶/۲۱
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی تحصیل واڑہ ماموند میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا

۲۰۲۴/۶/۲۱
ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی تحصیل صدہ کے علاقے مزرینہ زنگی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کی جس میں پانچ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو شدید زخمی ہوئے

۲۰۲۴/۶/۲۱
ولایت بنوں، ضلع لکی مروت غزنی خیل
عبدالخیل میں شریعت دشمن فوج پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۲۲
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے ملازئی میں مجاہدین نے فوجی قلعے پر راکٹ اور جی ایل سے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے، گزشتہ شب اسی قلعے پر مجاہدین نے لیزرگن سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا

۲۰۲۴/۶/۲۲
ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لوئر کے علاقے شاہی میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے فوج پر حملہ کیا، جھڑپ کے نتیجے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے، مجاہدین نے فوجی اہلکاروں سے ایک جی تھری گن، ایک موبائل اور دیگر سامان بھی حاصل کیا

۲۰۲۴/۶/۲۲
ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لوئر کی تحصیل لعل قلعہ میں شریعت دشمن فوج، ایف سی اور پولیس اہلکاروں نے مجاہدین پر دو طرف سے چھاپہ مارنے کی کوشش کی خفیہ معلومات کی بنا پر مجاہدین نے چھاپے کیلئے آنے والے اہلکاروں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں پانچ اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے مذکورہ جنگ دوپہر بارہ بجے تک جاری رہی جبکہ شدید مزاحمت کی وجہ سے فوج پسپا ہوئی. جھڑپ کے نتیجے میں مجاہدین نے فوجی اہلکاروں سے دو عدد کلاشنکوف، ایک عدد نائٹ وژن دوربین، دو عدد جی تھری گنز کارتوس سمیت، سولر پینلز متعدد موبائل فونز اور کافی تعداد میں نقد رقم بھی حاصل کی. جنگی جرائم کے تسلسل میں فوج نے علاقے کی عام آبادی پر ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ کی اور توپ خانے کا استعمال بھی کیا مگر تمام مجاہدین محفوظ رہے

۲۰۲۴/۶/۲۵
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی کے علاقے مڈی میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا اور کمین لگانے کی بھی کوشش کی ، مجاہدین نے جوابی کارروائی میں تین فوجی اہلکاروں کو ہلاک وزخمی کردیا اور نکلنے میں کامیاب ہوئے، فوج نے ایک مجاہد کے گھر کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا۔

۲۰۲۴/۶/۲۵
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی کے علاقے جنتہ میں ناپاک فوج کیلیے راشن لے جانے والی ڈاٹسن کو مجاہدین نے پکڑ کر آگ لگادی جس سے وہ مکمل خاکستر ہوئی، مجاہدین نے ڈاٹسن والے کو بارہا متنبہ کیا تھا کہ اس کام سے باز آجاؤ، بات نہ ماننے کی صورت میں ایسا کرنا پڑا۔

۲۰۲۴/۶/۲۵
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل شیوہ کے علاقے تورا ڈاڈا پستہ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک عدد

سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا۔

۲۰۲۴/۶/۲۶

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک اماخیل سے گل امام جانے والے فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں عینی شاہدین کے مطابق تقریباً بارہ فوجی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۲۶

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کے علاقے لوئی ماموند گواٹی پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں ہلکے اور بھاری اسلحے کا استعمال کیا گیا، حملے کے نتیجے میں ایف سی کے متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ پوسٹ تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۴/۶/۲۶

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند میں واقع گواٹی ایف سی پوسٹ پر مجاہدین کے تعارضی حملے میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے اور ایک بڑا سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۶/۲۶

ولایتِ بنوں، ضلع بنوں کے تھانہ صدر کی حدود میں ڈی آئی خان روڈ پر علاقہ کلاں خیل مستی خان میں پولیس گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کی جس سے پولیس گاڑی کو جزوی نقصان پہنچا۔

۲۰۲۴/۶/۲۶

ولایت کوہاٹ، اورکزئی ایجنسی علاقہ ڈبوری میں پولیس پوسٹ پر مجاہدین کے لیزر حملے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۲۷

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل جمرود تور چپر پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کرکے کئی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کردیا۔

۲۰۲۴/۶/۲۸

ولایت پشاور، پشاور سٹی حیات آباد ریگی ماڈل ٹاؤن تھانے پر مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ پھینکے جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۶/۲۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی علاقہ حسوخیل میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات حملہ کیا جس میں چار اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۲۹

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تحصیل کلاچی گاؤں مڈی میں امن کمیٹی کے نام پر حکومتی لشکر پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں حکومتی لشکر کے کئی کارندے ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۲۹

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لوئر کی تحصیل لعل قلعہ میں شریعت دشمن فوج اور پولیس نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی ناکام کوشش کی مجاہدین کی کامیاب حکمت عملی اور بر وقت کاروائی کی وجہ سے فوج اور پولیس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، مذکورہ جھڑپ میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، جنگی جرائم کے تسلسل میں فوج نے عام آبادی پر دو دن مارٹر گولے برسائے جس میں علاقہ مکینوں کو مالی نقصانات اٹھانے پڑے، مذکورہ چھاپے میں تحریک طالبان پاکستان کے تمام مجاہدین محفوظ رہے

۲۰۲۴/۶/۲۹

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی علی شیرزئی تندی کلی میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین کی جوابی کاروائی میں ایک فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا جبکہ مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۲۹
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان تحصیل میر علی میں واقع پتسی اڈہ ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں تین ایف سی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۲۹
ولایت کوہاٹ، اورکزئی ایجنسی تحصیل ڈوگر ڈب میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک جبکہ ایک زخمی کر دیا۔

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی لوئی ماموند میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، جھڑپ کے نتیجے میں حوالدار خالد اقبال سمیت چار اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ دو مجاہدین زبیر اور بادل بھی شھادت کا جام نوش کر گئے

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت پشاور، ایف آر پشاور تحصیل بڈھ بیر شیر کیرہ میں واقع حمید خان تھانے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے اور تھانے کو بھی جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے۔

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان تحصیل شکتوئی میں سابڑی سر قلعہ پر مجاہدین نے راکٹ لانچر اور ثقیل سمیت دیگر اسلحے سے حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی تحصیل باڑہ میں مجاہدین نے ایک کاروائی میں ایف سی اہلکار محمد شکیل کو گرفتار کیا بعد میں گرفتار اہلکار کو علاقائی عمائدین کی ضمانت پر اس شرط پر رہا کیا گیا کہ آئندہ ایف سی میں ڈیوٹی نہیں کریگا۔

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت بنوں، تحصیل جانی خیل غوڑہ بکاخیل میں طالبان نے فوجی گاڑی پر کمین ماری جس میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت بنوں، تحصیل جانی خیل کے علاقے بکاخیل میں گیس پائپ لائن کی مرمت کیلئے آئی ہوئی فوج پر طالبان نے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۶/۳۰
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں زیراکی گاؤں میرانشاہ روڈ پر طالبان نے فوجی کانوائے پر لیزرگن سے حملہ کر کے دو اہلکاروں کو ہلاک کردیا اور اس کے بعد کانوائے پر دیگر اسلحے سے حملہ کیا جو تقریباً بیس منٹ تک جاری رہا، جس میں مزید ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

# 96 کُل حملے

رواں سال (2024ء) ماہ جون (ذوالقعدہ- ذوالحجہ)

## نقصان اٹھانے والے ادارے

| | |
|---|---|
| فوج | 117 |
| CTD/پولیس | 29 |
| ایف سی | 41 |
| رینجرز | 01 |

## جانی نقصان

197

| | |
|---|---|
| ہلاکتیں | 81 |
| زخمی | 116 |

گرفتاری: 02

## نوعیت عملیات

| | |
|---|---|
| سنائپر/لیزر حملے | 28 |
| تعارضی حملے | 12 |
| گرنیڈ/بم دھماکے | 09 |
| گھات حملے | 11 |
| ٹارگٹڈ حملے | 05 |
| جوابی حملے | 15 |
| گوریلہ حملے | 16 |

## دشمن سے حاصل شدہ سامان

| | |
|---|---|
| نائٹ ویژن دوربین | 01 |
| کلاشنکوف | 03 |
| جی تھری گنز | 03 |

سینکڑوں گولیاں، متعدد موبائل فونز، نقدی و دیگر فوجی ساز و سامان

## تخریب

| | |
|---|---|
| مشینری | 01 |
| سیکیورٹی کیمرے | 11 |
| فوجی گاڑیاں | 09 |
| فوجی چیک پوسٹ | 02 |




UMAR MEDIA

تحریک طالبان پاکستان

HTTPS://UMNEWS.NET

علمائے حق اور سیاسی ومذہبی جماعتوں کے قائدین حقائق کو اچھی طرح جان اور مان بلکہ اعلان کر چکے ہیں کہ پاکستان کے سیاسی، معاشی اور امنیتی تباہی کا ذمہ دار انگریزوں کا پروردہ اور تین جنگوں میں شکست خوردہ جرنیلی طبقہ ہے۔ اسی طرح ملک کو عالمی استعماری قوتوں کا اڈہ بنانے، اور معزز پاکستانی قوم کو ذلت کی چکی میں پیسنے کے ذمہ داران بھی انگریزی سامراج کا خود کاشتہ اسٹیبلشمنٹ نامی پودا ہے۔

یہ سب کچھ جاننے اور ماننے کے باوجود بھی ان غداران دین وملت کی پرفریب چالوں میں آنا اور جھوٹے وعدوں میں خود اور قوم کو دوبارہ دھکیلنا بڑی ناانصافی ہوگی، لمحوں نے خطا کی؛ صدیوں نے سزا پائی۔

**امیر تحریک طالبان پاکستان کے عیدالاضحی کے پیغام سے اقتباس**